قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعرات 7 مئی 2020ء 13 رمضان 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ: 110

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۳﴾

(بنی اسرائیل:83)

ترجمہ: اور ہم قرآن میں سے وہ نازل کرتے ہیں جو شفاء ہے اور مومنوں کے لئے رحمت ہے اور وہ ظالموں کو گھاٹے کے سوا کسی اور چیز میں نہیں بڑھاتا۔

فرمانِ رسول ﷺ

رمضان میں سخاوت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیکی میں سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں بہت ہی سخاوت کرتے تھے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپؐ سے ملتے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات آپؐ سے ملاقات کرتے تھے، یہاں تک کہ (رمضان) گزر جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قرآن کا دور کرتے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپؐ سے ملتے تو آپؐ نیکی میں تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔(بخاری، کتاب الصوم، بَابٌ: أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ، روایت نمبر1902)

فرمان خلیفہ وقت

اضطرار قبولیت دعا کی شرط ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''دعاؤں اور نیکیوں کے بجا لانے کی طرف خاص توجہ دینے کی ہر ایک کو ہروقت ضرورت ہے تا کہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی پناہ گاہ میں رہیں۔ دعاؤں اور ذکر الٰہی پر زور دیں۔ ہماری دعاؤں کی کیا کیفیت ہونی چاہئے اور کس طرح ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں؟ اس بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار'' (کثرت سے بہت زیادہ اور بار بار) ''اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی۔'' (کثرت بھی ضروری ہے اور اضطراب بھی ضروری ہے وہ دعا نہیں کی جاتی) ''وہ پروا نہیں کرتا''۔ فرمایا ''دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آ جاوے تو ان باتوں کے واسطے اس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے؟ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔'' (ملفوظات جلد 10 صفحہ 137) فرمایا کہ قبولیت کے واسطے جو ضروری شرط ہے وہ اضطراب ہے۔''

(خطبہ جمعہ 30جون 2017ء)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

روزہ اور فدیہ کی غرض

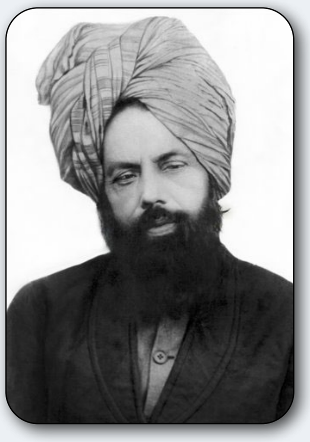

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے، وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دُعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔''

(ملفوظات جلد دوم ص563)

•''اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری اُمتوں کی طرح اس اُمت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اُس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اُسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہِ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اُس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دِلاور ثابت کردے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اُس کے دل میں یہ نیت دردِدل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اُس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اُسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔''

(ملفوظات جلد دوم ص563)

اس شمارہ میں

- (اداریہ) فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ
- تعارف سورۃ النساء
- خطبہ نکاح فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- احکامات رمضان بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- نماز جنازہ حاضر و غائب
- رمضان کے پہلے عشرہ کی مناسبت سے دعائیں
- محترم ملک منور احمد جاوید
- (نظم) روحانی غذاؤں کا مہینہ
- (نظم) مرا یہ پیار سچا ہے
- ایں سعادت بزور بازو نیست

اداریہ

فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرَاتِ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلِكُلٍّ وِّجۡهَةٌ هُوَ مُوَلِّيۡهَا فَاسۡتَبِقُوۡا الۡخَيۡرَاتِ أَيۡنَ مَا تَكُوۡنُوۡا يَأۡتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيۡعاً إِنَّ اللّٰهَ عَلىٰ كُلِّ شَیۡءٍ قَدِيۡرٌ (البقرہ:149)

اس آیت میں انسان کی نجی اور جماعتی و قومی زندگی میں ترقی کا رہنما اصول بیان ہوا ہے اور وہ ہر نیکی اور اچھائی کے میدان میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی نصیحت و تلقین اور عمل ہے۔ بالخصوص مسلمانوں کو نیکی اور بھلائی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا درس دیا گیا ہے۔ویسے تو ایک مسلمان کی سارا سال ہی اس رہنما اصول کو اپنانے کی طرف توجہ رہتی ہے لیکن رمضان کے مبارک مہینہ میں جب نیکیوں کا بازار گرم ہوتا ہے ہر طرف نیکیوں کے میدان سجے ہوتے ہیں۔اس کی ضرورت شدت سے محسوس ہوتی ہے اور ہر مومن دوسرے مومن سے آگے بڑھنے کی فکر میں بھی رہتا ہے اور کوشش بھی کرتا ہے۔

آج سے 14سو سال قبل صحابہؓ کی نجی و مذہبی زندگی کو اگر ہم تاریخ کے آئینہ میں دیکھیں تو نیکیوں کے میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی دوڑ لگی ہوئی نظر آتی ہے۔کہیں پہلی صف میں بیٹھنے کے ثواب کے حصول کی خاطر اتنے صحابہؓ جمع ہو جاتے ہیں کہ قرعہ اندازی کروانے کا اظہار ہوتا ہے۔

کہیں اذان دینے کے شوق میں صحابہؓ میں قرعہ اندازی کروانی پڑتی ہےاور جب غریب اور مفلس صحابہؓ آنحضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ صاحبِ ثروت صحابہؓ مالی قربانی کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے تو آنحضورﷺ نے فرمایا ہر نماز کے بعد 33،33دفعہ سبحان اللہ،الحمدللہ اور34مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو تو تمہیں بھی امیر صحابہؓ کے برابر ثواب مل جایا کرے گا۔ جب یہ ارشاد امیر صحابہؓ کے کانوں میں پڑا تو انہوں نے بھی ان تسبیحات کا وردشروع کر دیا۔اس پر غریب صحابہؓ نے دوبارہ آنحضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی تو آنحضورﷺ نے فرمایا۔

یہ اللہ تعالیٰ کافضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے (میں اس فضل کو کیسے روک سکتا ہوں)

گویا نیکیوں میں آگے بڑھنا بھی اللہ کا فضل ہے جس کے حصول کے لئے اس میدان میں کوشاں رہنا چاہئے۔

صحابہؓ تو آنحضورﷺ کے ارشاد سُننے کو ہر وقت مشّاق نظر آتے تھے۔وہ تو دیوانوں کی طرح اپنے ساتھیوں سے پوچھا کرتے تھے کہ کوئی تازہ ارشاد ہو تو بتاؤ تا اس پر عمل کیا جائے۔مدینہ کے نواح میں بسنے والے صحابہؓ نے ڈیوٹیاں لگا رکھی تھیں کہ فلاں شخص فجر کی نماز اور فلاں شخص ظہر کی نمازاور فلاں فلاں باقی نمازوں پر مسجد نبوی میں حاضر ہوگا،اورجو ارشاد ہو اس کو مدینہ کے نواح میں بسنے والے صحابہ تک پہنچائے گا تا وہ مدینہ کے صحابہ سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

- حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓمیں مسابقت فی الخیرات کی دوڑ ہر میدان میں نظر آتی ہے۔اشاعت اسلام کے لئے حضرت عمرؓ گھر کا نصف اثاثہ لے آتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ آج میں اپنے بھائی حضرت ابو بکرؓ کو مات دے دوں گا مگر تھوڑی دیر بعد حضرت ابو بکرؓ گھر کا سارا مال اُٹھا لاتے ہیں اور پوچھنے پر فرماتے ہیں‘‘میں اللہ اور اس کا رسولؐ گھر چھوڑ آیا ہوں’’
- ایک دفعہ آنحضورﷺ نے فرمایا کہ ہر عبادت کا ایک دروازہ ہوتا ہے،نمازی کے لئے الگ دروازہ ہے۔روزے دار کے لئے الگ،جہاد کرنے والوں کے لئے الگ اور ہر مومن اپنی نمایاں عبادات کی وجہ سے متعلقہ دروازہ سے داخل ہوگا۔حضرت ابو بکرؓنے عرض کی۔کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام دروازوں سے گزرے؟تو آنحضورﷺ نے فرمایا میں اُمید کرتا ہوں آپ اُن میں ایک ہوں گے۔
- ایک روز نبی کریمﷺ نے علی الصبح اپنے صحابہؓ کا مسابقت فی الخیرات کے لئے جائزہ لیا۔تو حضرت ابو بکرؓہی اول ٹھہرے اور جنت کی بشارت حاصل کی۔

مجمع الزوائد میں یہ واقعہ یوں لکھا کہ ایک صبح فجر کی نماز کے بعد آنحضورﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا ۔آج روزہ کس نے رکھا ہے۔حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی۔میں نے رات ہی نفلی روزہ کی نیت کر لی تھی۔پھر پوچھا مریض کی عیادت کس نے کی ہے؟حضرت عمرؓ کہنے لگے صبح کی نماز کے بعد ابھی توہم یہیں ہی بیٹھے ہیں۔حضرت ابو بکرؓنے عرض کی میں راستے میں آتا ہوا حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے ان کی بیماری کا حال احوال پوچھ آیا ہوں۔پھر پوچھا کسی نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے۔حضرت عمرؓنے پھر وہی بات دہرائی جبکہ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ میں جب مسجد میں داخل ہوا تو ایک سوالی کو کھڑا دیکھاتو اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کے ہاتھ سے روٹی کا ٹکڑا لے کر اس سائل کو دے آیا ہوں۔آنحضورﷺ نے اس پر فرمایا اے ابو بکر! تمہیں جنت کی بشارت ہو۔اس پر حضرت عمرؓنے لمبی سانس لی اور کہا وائے جنت تو مجھ سے دُور ہے۔اس پر آنحضورﷺ نے دُعا دی اللہ عمر پر رحم کرے اللہ عمر پر رحم کرے جب بھی وہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے ابو بکر اس سے سبقت لے جاتا ہے۔ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓنے لمبی سانس لی اور کہا یہ بڈھا (پیارسے)کسی میدان میں آگے نہیں بڑھنے دیتا۔

- صحابہؓ میں بالخصوص ابو بکرؓو عمرؓ میں مسابقت فی الخیرات کے بے شمار ایمان افروز واقعات ملتے ہیں۔صرف ایک واقعہ اور بیان کر کے مضمون کو آگے بڑھاتا ہوں۔

ایک دفعہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ رسول اللہﷺ کے ساتھ رات گئے گشت پر نکلے۔راستے میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو نماز میں قرآن پڑھتے سنا تو آنحضورﷺ رُک گئے جب وہ رکوع میں گئے تو آپؐ نے فرمایا مانگو۔جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔حضرت عمرؓ صبح سویرے یہ بشارت دینے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے گھر گئے۔وہاں جا کر علم ہوا کہ حضرت ابو بکرؓ تو رات ہی کو یہ بشارت سنا گئے تھے۔اور پوچھا تھا کہ آپ اس وقت کون سی دُعا کر رہے تھے ۔کہا ‘‘رسول اللہؐ کی رفاقت اورمعیت کی دُعا’’ ۔سُبۡحَانَ اللّٰہِ۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ،وَعَلَی آلِ مُحَمَّدٍ

یہی وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تھے جو کہا کرتے تھے کہ جنگ بدر میں مشورہ کے وقت حضرت مقداد بن الاسود کے الفاظ کاش میرے منہ سےنکلے ہوتے اور یہ سعادت مجھے نصیب ہوتی کہ میں یہ کہتا کہ یارسول اللہ !ہم موسیٰ کی قوم کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ جاؤ آپؐ اور آپؐ کا رب جا کر لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ہم تو آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی، آگے بھی لڑیں گے اور پیچھے بھی اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ آئے۔

آئیں!اب دیکھتے ہیں کہ اپنے پیارے امام کے ہر حکم کو دل میں اُتارنے اور نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کے لئے رمضان میں کون سے میدان سرگرم ہیں۔گھر میں بسنے والے افراد خانہ اور محلہ اورماحول میں رہنے والے احباب جو نیکیاں کما رہے ہیں۔اُن سے مقابلہ کرتے ہوئے ہر نیکی کے میدان میں اوّل رہنا ہے اور یوں خدائی صفت ‘‘الاوّل’’ سے بھی مشابہت ہوگی۔خدا کو ‘‘ملنے’’ کا میدان ہے۔خدا کا ہوجانے کا میدان ہے۔خدا کو اپنا بنانے کا میدان ہے۔ نمازوں میں مقابلہ کا میدان ہے ۔نماز تہجد ،نوافل میں پڑھنے کا میدان ہے۔ذکر الٰہی ،تلاوت قرآن پاک ،درس القرآن میں شمولیت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا میدان ہے۔صد سالہ خلافت جوبلی کے روحانی پروگرام پر کما حقہٗ عمل کرنے میں مسابقت کا میدان ہے۔غرباء مفلس اور مستحقین افراد کی دیکھ بھال اور اُن کی اطاعت کا رمضان کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے اس لئے صدقات میں آگے بڑھنے اور صدقۃ الفطر کی ادائیگی کا میدان ہے۔

زکوٰۃ کا رمضان کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔جو صاحب نصاب ہیں اُن کو زکوٰۃ کی ادائیگی کر کے دوسروں سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے بالخصوص خواتین جن کے ہاں زیور ہیں اور وہ صاحب نصاب ہیں ان کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔جماعت احمدیہ میں نیکیوں میں آگے بڑھنے کا ایک میدان جو رمضان میں لگتا ہے وہ تحریک جدید اور وقف جدید کے چندہ جات کی ادائیگی کا میدان ہے۔

پس آج مغرب کے بعد رمضان ڈھل رہا ہے اور روزوں کی گنتی کا countdownشروع ہونے والا ہے اور ایک کسان کی طرح جو سورج ڈھلتے ہی ساتھ ساتھ فصل کاٹتا ہے اور کاٹی ہوئی فصل کو سنبھالنے کی فکر میں بھی رہتا ہے۔اسی طرح رمضان میں روحانی فصل کاٹنے کے لئے تیزی بھی لانی ہے اور نیکیوں کا بازار پہلے سے زیادہ گرم کرنا ہے اور گزشتہ کی ہوئی نیکیوں پر شکرانے کے نوافل پڑھ کر ذکر الٰہی کر کے عبادات کو بڑھا کر باڑ بھی لگانی ہے تا وہ محفوظ رہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اتنی سعی کرنی ہے کہ رمضان کے آخیر میں ایک نومولوداور معصوم بچے کی طرح صاف ستھرے ہو کر رمضان کو الوداع کہنے والے ہوں۔

اب ان گنت نیکیوں کا بازار لگا ہے اور جس طرح بازار سے ہم اچھی اور عمدہ چیز خریدتے ہیں۔اس طرح ہم کونیکیوں کے بازار سے اچھی خریداری کرنی ہے جو آئندہ آنے والے دنوں میں زادِ راہ کے طور پر کام آئے۔

حدیث اِذَا سَلِمَ الرَّمَضَانُ سَلِمَتِ السَّنَۃُ کے تحت نیکیوں کے میدان میں ایک دوسرے کو رشک کے ساتھ بڑھ کر نہ کہ حسد سے آگے بڑھ کر رمضان کو اس قدر محفوظ بنانا ہے کہ ہمارا باقی ماندہ سال بھی سلامتی کا سال بن جائے۔

(ابو سعید)

وقار احمد بھٹی

تعارف سورۃ النساء (چوتھی سورۃ)

(مدنی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 177 آیات ہیں)

ترجمہ از انگریزی ترجمہ قرآن (حضرت ملک غلام فریدؓ) ایڈیشن 2003ء

وقت نزول اور سیاق و سباق

اس سورۃ کا نام بجا طور پر النساء یعنی (عورتیں) رکھا گیا ہےکیونکہ یہ بنیادی طور پر عورتوں کے حقوق اور ذمہ داریوں اور معاشرہ میں عورت کے مقام اور رتبہ پر روشنی ڈالتی ہے۔ یہ سورۃ ہجرتِ مدینہ کے تیسرے سے پانچویں سال کے دوران غزوہ احد کے بعد نازل ہوئی۔ اس سورۃ میں بیواؤں اور یتیموں کے حقوق پر روشنی ڈالی گئی ہے جن کی تعداد غزوہ احد کے بعد بہت بڑھ گئی تھی۔ مسلمان اور یورپیئن سب علماء اس بارے میں متفق الرائے ہیں۔ معروف جرمن مستشرق نولڈکے کا رجحان اس سورۃ کی بعض آیات کو مکی قرار دینے میں ہے کیونکہ اس کے نزدیک اس سورۃ میں یہود سے دوستانہ تعلیمات کو روا رکھا گیا ہے کیونکہ وہ مکی دور میں مسلمانوں کے خلاف میدان میں نہ اترے تھے۔

وہیری کا خیال ہے کہ آیت 134 میں جو طرزِ تخاطب 'اےلوگو!' استعمال ہوا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ آیت ضرور مکی ہے کیونکہ یہ طرز مکی سورتوں میں اپنائی گئی ہے۔ مگر یہ کہنا کہ ایک آیت کے طرزتخاطب کی وجہ سے یہ سورۃ مکی ہو جاتی ہے اگرچہ دیگر قرائن اس کے برعکس ہوں محض ایک دعویٰ ہے۔

در حقیقت مکہ میں ایمان لانے والوں کی تعداد بہت کم تھی اور مسلمان ایک الگ تھلگ اور غیر معمولی گروہ کے طور پر نہ ابھرے تھے اور شریعت کے معدودے چند احکام نازل ہوئے تھے لہٰذا مکہ والوں، مومنوں اور کفار سب کو اکٹھامخاطب کرکے 'اےلوگو!' کا طرز تخاطب اپنایا گیا ہے۔ مکی دورمیں مسلمان ایک منظم گروہ کے طور پر نہ ابھرے تھے جو اپنا ایک منفرد تشخص رکھتا ہو جبکہ ہجرت مدینہ کے بعد شرعی احکام نہایت واضح اور کثرت سے نازل ہوئے تو انہیں 'اے مومنو' کے الفاظ سے پکارا گیا۔

اس سورۃ کا اپنی سابقہ سورۃ سے نہایت مربوط تعلق یوں بنتا ہے کہ سابقہ سورۃ میں جو اہم ترین موضوع بیان کیا گیا ہے وہ غزوہ احد کے حالات ہیں اور اس سورۃ میں جنگ کے بعد پیدا ہونے والے مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ سورۃ یہودیوں اور مدینہ کے منافقوں کی سازشوں اور فتنہ پردازیوں پر بھی خوب روشنی ڈالتی ہے جو احد کی جنگ کے بعد مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی قوت کو دیکھ کر اسلام کی سرکوبی کے لئے ایک آخری بھرپور کوشش کے منصوبے بنا رہے تھے۔

پھر عیسائیت کے حوالہ سے بھی یہ سورۃ اپنی سابقہ سورۃ کے موضوع کی مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے عیسائیت کے عقیدہ کفارہ کی تردید کرتی ہے اور اس حقیقت سے پردہ اٹھاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب نہ ہوئے تھے۔

مضامین کا خلاصہ

سورۃ اٰل عمران کی طرح سورۃ النساء میں بھی عیسائیت کےموضوع کو بیان کیا گیا ہے۔ مگر اس سورۃ میں دونوں مذاہب یعنی اسلام اور عیسائیت کے موازنہ کو تفصیل سے بیان کیاگیاہے اور خاص طور پر آئندہ زمانہ میں عیسائیت کی ترقی اور غلبہ کو بیان کیا گیا ہے۔جیساکہ آئندہ زمانہ میں عیسائی مصنفوں اور باتیں بنانے والوں کی طرف سے اسلام پر یہ الزام لگایا جانا تھا کہ اسلام میں عورت کا مقام مرد سے بہت کم تر ہے اس لئے یہ سورۃ عورتوں سے متعلق مسائل پر روشنی ڈالتی ہےاور اس بارے میں بھی نہایت روشن دلائل دئے گئے ہیں کہ عورت کی عزت و اکرام قائم کرنے کے حوالہ سے بھی اسلامی تعلیمات عیسائیت سے بالا تر ہیں۔

جیساکہ یتیموں کا معاملہ عورتوں کے ساتھ جڑا ہوا ہے، اس سورۃ میں اس پر بھی خاص طور پر توجہ دی گئی ہےجو اپنی ذات میں عورتوں اور یتیموں کے حقوق کے تحفظ کے حوالہ سے پہلی الہامی رہنمائی ہے۔ عورتوں کو نہ صرف ان کے جائز حقوق دیئے گئے ہیں بلکہ خاص طور پر وراثت میں بھی حصہ دیاگیا ہے، حتیٰ کہ انہیں اپنی جائیداد کی خود مختار مالکہ تسلیم کیا گیا ہے۔

دوسرا اہم موضوع جو اس سورۃ میں بیان کیا گیا ہے وہ منافقت ہے جیساکہ آئندہ زمانہ میں عیسائیت کو عالمگیر غلبہ ملنا مقدر تھا اور مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد کو عیسائی حکومتوں کے ماتحت رہنا تھا اور ان کی رعایا ہونے کی وجہ سے اور ان عیسائی حکومتوں کے اسلام پر تنقید کی وجہ سے ممکن تھا کہ یہ مسلمان اپنے عقائد میں منافقت کو راہ دے بیٹھیں۔ اسی لئے عورتوں کے ساتھ ساتھ منافقت کو بھی اس سورۃ کا ایک موضوع بنایا گیا ہے۔ اس امر پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ ایک منافق اخلاقی اور روحانی طور پر کس حد تک گراوٹ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ منافقوں کو تنبیہ کی گئی ہےکہ ذلت اور رسوائی ان کا مقدر ہے کیونکہ وہ اپنے خالق سے زیادہ لوگوں سے ڈرتے ہیں۔

اپنے اختتام کی طرف بڑھتے ہوئے یہ سورۃ حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب دیئے جانے پر روشنی ڈالتی ہے اور پر زور طریقے سے اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے کا عقیدہ باطل ہےاور بے دلیل ہے۔ دیگرانسانوں کی طرح آپ کی وفات بھی طبعی طریق پر ہوئی اور مصلوب ہونے کے عقیدہ کی تردید تاریخی شواہد سے بھی ہوتی ہے حتی کہ اناجیل بھی اس عقیدہ کی تائید نہیں کرتیں۔

اس سورۃ کا اختتام کلالہ کے متعلق آگاہی پر ہوا ہے جسکا مقصد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے روحانی طور پر لا وارث ہونے کی اطلاع دینا ہے جو اس حوالہ سے کلالہ تھےکہ آپ نے اپنے بعد کوئی روحانی خلیفہ نہ چھوڑا اور بعد ازاں نبوت بنواسرائیل سے بنواسماعیل کو منتقل ہو گئی ۔

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَ دَرْکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ (بخاری کتاب الدعوات)

ترجمہ:اے اللہ! میں ابتلا کی مشکل سے، بدبختی کی پکڑ سے، تقدیر شر سے اور اپنے اوپر دشمنوں کی ہنسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

یہ پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مشکلات دور ہونے کی جامع دعا ہے۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ کو جب کوئی کٹھن امر پیش ہوتا تو یہ دعا کرتے۔

آج کل کے حالات میں یہ دعا ہمیں کثرت سے کرنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ پوری دنیا کو اس ابتلاو آزمائش سے جلد نجات عطا فرمائے۔آمین (قدسیہ محمود سردار)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

• سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 28 اپریل 2018ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعدحضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ ندرت اشرف چوہدری(واقفۂ نو) کا ہے جو کامران اشرف چوہدری صاحب (کینیڈا) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم سرمد نوید احمد (طالبعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا) کے ساتھ سات ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد فرمایا۔

اگلا نکاح عزیزہ عدیلہ تنویر کا ہے جو تنویر احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح محمد اسد سلیم (واقف نو) ابن محمد سلیم صاحب جو ہمارے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے کارکن ہیں ، ان کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا۔

اگلا نکاح عزیزہ عافیہ احمد بیگ کا ہےجو بشارت احمد صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم ابرار احمد بیگ (کارکن ایم ٹی اے لندن)کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے جو مشتاق احمد بیگ صاحب کے بیٹے ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا۔

دعا کر لیں۔اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ تمام رشتے بابرکت فرمائے۔آمین

اس کے بعد حضور انور نےان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور دعا کے بعد تمام نکاحوں کے فریقین نے حضور انور سے مبارکباد لیتے ہوئے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت بھی پائی۔

(مرتبہ :۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ ۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)
(الفضل انٹرنیشنل 21۔اپریل 2020ء)

قرآن کی برکات

خدائے پاک رحماں کا یہ ہم پہ کتنا احساں ہے
عطا کی ہم کو وہ تعلیم جس کا نام قرآں ہے
ہماری ظلمتوں کو دور کرتا ہے وہ نور حق
کرے جو جان و دل روشن یہی وہ نور فرقاں ہے
اگر آتا نہ یہ قرآں بھٹک جاتے سبھی انساں
ہمارے واسطے لا ریب یہ شمع فروزاں ہے
ہدایت ہے خداوندی یہ پیغام الٰہی ہے
ہمارا یہ عقیدہ ہے ہمارا اس پہ ایماں ہے
شفا دیتا ہے لوگوں کو خدا کی خاص رحمت سے
یہ سب مضطر دلوں کے واسطے راحت کا ساماں ہے
پڑھو گر اس کو تم دل سے تو لذت دل کو یہ بخشے
کرو تم غور جب اس پر تو پھر یہ بحرِ عرفاں ہے
تو اے مومن بسا دل میں قرآن پاک کی اُلفت
اگر اپنے خدا کے قرب کو پانے کا خواہاں ہے

خواجہ عبدالمومن۔ناروے

رحمت اللہ بندیشہ۔ جرمنی

احکامات رمضان

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

رؤیت ہلال کا طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ ’’اِن ملکوں میں جو مغربی ممالک ہیں، یورپین ممالک ہیں نہ ہی حکومت کی طرف سے کسی رؤیت ہلال کا انتظام ہے اور نہ ہی اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم چاند نظر آنے کے واضح امکان کو سامنے رکھتے ہوئے روزے شروع کرتے ہیں اور عید کرتے ہیں۔ ہاں اگر ہمارا اندازہ غلط ہو اور چاند پہلے نظر آ جائے تو پھر عاقل بالغ گواہوں کی گواہی کے ساتھ، مومنوں کی گواہی کے ساتھ کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے پہلے بھی رمضان شروع کیا جا سکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ جو ایک چارٹ بن گیا ہے اس کے مطابق ہی رمضان شروع ہو۔ لیکن واضح طور پر چاند نظر آنا چاہئے۔ اس کی رؤیت ضروری ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ ہم ضرور غیر احمدی مسلمانوں کے اعلان پر بغیر چاند دیکھے روزے شروع کر دیں اور عید کر لیں یہ چیز غلط ہے۔‘‘

(الفضل انٹر نیشنل 24 تا 30جون 2016ء)

مسافر اور مریض

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

’’اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو تو پھر ان دنوں میں روزے نہ رکھو۔ اور یہ روزے دوسرے دنوں میں جب سہولت ہو پورے کرلو۔ یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ اس وقت چونکہ تمام گھر والے روزے رکھ رہے ہیں جیسے کہ میں نے پہلے بھی کہا، اٹھنے میں آسانی ہے، زیادہ تردّد نہیں کرنا پڑتا، جیسے تیسے روزے رکھ لیں، بعد میں کون رکھے گا۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہے۔ بات وہی ہے کہ اصل بنیاد تقویٰ پر ہے، حکم بجالانا ہے، حکم یہ ہے کہ تم مریض ہو یا سفر میں ہو، قطع نظر اس کے کہ سفر کتنا ہے، جو سفر تم سفر کی نیت سے کررہے ہو وہ سفر ہے اور اس میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 1صفحہ 424)

مرکز میں قیام کے دوران روزہ رکھنا جائز

قیام کے دوران روزوں کے بارے میں حضرت سید سرور شاہؓ تحریر فرماہیں کہ روزوں کی بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ’’اگر کسی شخص نے ایک جگہ پر تین دن سے زائد اقامت کرنی ہو تو پھر وہ روزے رکھے اور اگر تین دن سے کم اقامت کرنی ہو تو روزے نہ رکھے اور اگر قادیان میں کم دن ٹھہرنے کے باوجود روزے رکھ لے تو پھر روزے دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں‘‘(فتاویٰ حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب رجسٹر نمبر 5 دار الافتاء ربوہ بحوالہ فقہ المسیح صفحہ 208)کیونکہ قادیان وطن ثانی ہے اس میں تین دن سے کم وقت میں بھی اگر رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے لیکن باقی جگہوں پر تین دن اگر قیام ہے تو روزے رکھ سکتا ہے۔

(الفضل انٹر نیشنل 24 تا 30جون 2016ء)

نیکی زبردستی اپنے آپ کو تکلیف دینے کا نام نہیں

’’بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ضرورت سے زیادہ سختی اپنے اوپر وارد کرتے ہیں یا وارد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آج کل کا سفر کوئی سفر نہیں ہے اس لئے روزہ رکھنا جائز ہے۔ آپؑ نے یہی وضاحت فرمائی ہے کہ نیکی یہ نہیں ہے کہ زبردستی اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالا جائے بلکہ نیکی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کی جائے اور اپنی طرف سے تاویلیں اور تشریحیں نہ بنائی جائیں۔ جو واضح حکم ہیں ان پر عمل کرنا چاہئے۔ اور یہ بڑا واضح حکم ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ تو برکت اسی میں ہے کہ تعمیل کی جائے نہ کہ زبردستی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کی جائے۔ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے رمضان کے مہینے میں سفر کی حالت میں روزہ اور نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھو۔ اس پر اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا اَنْتَ اَقْوٰی اَمِ اللّٰہ؟ یعنی تو زیادہ طاقتور ہے یا اللہ؟ یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں کے لئے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کو بطور صدقہ ایک رعایت قرار دیا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ تم میں سے کسی کو کوئی چیز صدقہ دے پھر وہ اس چیز کو صدقہ دینے والے کو واپس لوٹا دے۔(المصنف للحافظ الکبیر ابی ابکر عبدالرزاق بن ھمام الصنعانی الجزء الثانی صفحہ 565 باب الصیام فی السفر) تو یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ مل رہا ہے۔

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ 745-746)

’’ایسے لوگ جو اس لئے کہ گھر میں آج کل روزہ رکھنے کی سہولت میسر ہے روزہ رکھ لیتے ہیں ان کو اس ارشاد کے مطابق یاد رکھنا چاہئے کہ نیکی یہی ہے کہ روزے بعد میں پورے کئے جائیں اور وہ روزے نہیں ہیں جو اس طرح زبردستی رکھے جاتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ ایک سفر پر تھے۔آپؐ نے لوگوں کا ہجوم دیکھا اور ایک آدمی پر دیکھا کہ سایہ کیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ شخص روزہ دار ہے۔آپؐ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ (بخاری کتاب الصوم باب قول النبیؐ لمن ظلل علیہ واشتد)

(خطبات مسرور جلد 1صفحہ 425)

روزوں کے حوالہ سے حقیقی بیمار کون شمار ہوتا ہے؟

بعض دفعہ بعض لوگ دوسری طرف بہت زیادہ جھک جاتے ہیں۔ بعض اس سہولت سے کہ مریض کو سہولت ہے خود ہی فیصلہ کر لیتے ہیں کہ میں بیمار ہوں اس لئے روزہ نہیں رکھ سکتا۔ اور پوچھو تو کیا بیماری ہے ؟ تم تو جوان آدمی ہو، صحت مند ہو، چلتے پھر رہے ہو، بازاروں میں پھر رہے ہو، بیماری ہے تو ڈاکٹر سے چیک اپ کرواؤ تو جواب ہوتا ہے کہ نہیں ایسی بیماری نہیں بس افطاری تک تھکاوٹ ہو جاتی ہے، کمزوری ہو جاتی ہے۔ تو یہ بھی وہی بات ہے کہ تقویٰ سے کام نہیں لیتے۔ نفس کے بہانوں میں نہ آؤ۔ فرمایا یہ ہے کہ نفس کے بہانوں میں نہ آؤ۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کا حال جانتا ہے۔ خوف کا مقام ہے۔ یہی نہ ہو کہ ان بہانوں سے کہیں ان حکموں کو ٹال کر حقیقت میں کہیں بیمار ہی بن جاؤ۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

’’بے شک یہ قرآنی حکم ہے کہ سفر کی حالت میں اور اسی طرح بیماری کی حالت میں روزے نہیں رکھنے چاہئیں اور ہم اس پر زور دیتے ہیں تا قرآنی حکم کی ہتک نہ ہو مگر اس بہانے سے فائدہ اٹھا کر جو لوگ روزہ نہیں رکھ سکتے ہیں اور پھر وہ روزہ نہیں رکھتے یا ان سے کچھ روزے رہ گئے ہوں اور وہ کوشش کرتے تو انہیں پورا کر سکتے تھے لیکن ان کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو وہ ایسے ہی گنہگار ہیں جس طرح وہ گنہگار ہے جو بلا عذر رمضان کے روزے نہیں رکھتا۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ جتنے روزے اس نے غفلت یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہیں رکھے وہ انہیں بعد میں پورا کرے‘‘۔

(بحوالہ فقہ احمدیہ صفحہ 293)

یہ فتویٰ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا۔ تو یہ افراط اور تفریط دونوں ہی غلط ہیں۔ ہمیشہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے روزے رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ کرنا چاہئے۔

(خطبات مسرور جلد 1صفحہ 426-427)

بلاوجہ صرف فدیہ دینا اور روزہ نہ رکھنا اباحت کا دروازہ کھولنا ہے

’’فطری مجبوریوں سے فائدہ تو اٹھاؤ لیکن تقویٰ بھی مدِّنظر ہو کہ ایسی حالت ہے جس میں روزہ ایک مشکل امر ہے تو اس لئے روزہ چھوڑا جا رہا ہے، نہ کہ بہانے بنا کر۔ پھر اس کا مداوا اس طرح کرو کہ ایک مسکین کو روزہ رکھواؤ۔ یہ نہیں کہ بہانے بناتے ہوئے کہہ دو کہ میں روزہ رکھنے کی ہمت نہیں رکھتا، پیسے میرے پاس کافی موجود ہیں کشائش ہے، غریب کو روزہ رکھوا دیتا ہوں۔ ثواب بھی مل گیا اور روزے سے جان بھی چھوٹ گئی۔ نہ یہ تقویٰ ہے اور نہ اس سے خداتعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر نیک نیتی سے ادا نہ کی گئی نمازوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نمازیوں کے منہ پر ماری جاتی ہیں تو جو فدیہ نیک نیتی سے نہ دیا گیا یا بدنیتی سے دیا گیا ہو گا، یہ بھی منہ پر مارا جانے والا ہو گا۔

(خطبات مسرور جلد پنجم صفحہ 383)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ’’صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کے روزہ رکھنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔ صرف فدیہ کا خیال اباحت کا دروازہ کھول دیتا ہے ۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 322۔ 24 اکتوبر 1907)

یعنی ایک ایسا اجازت کا رستہ کھل جائے گا اور ہر کوئی اپنی مرضی سے تشریح کرنی شروع کر دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو ’’صرف‘‘ کا لفظ استعمال کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بعد میں روزے کی طاقت رکھتے ہوں اگر وہ فدیہ دے دیں تو یہ زائد نیکی ہے۔ بعد میں روزے بھی پورے کر لئے اور فدیہ بھی دے دیا۔ اور جو رکھ ہی نہیں سکتے اور رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ان کے لئے فدیہ ہے۔

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ 743)

سحری کے آداب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ’’بعض لوگ سحری نہیں کھاتے، عادتاً نہیں کھاتے یا اپنی بڑائی جتانے کے لئے نہیں کھاتے اور اٹھ پہرے روزے رکھ رہے ہوتے ہیں ان کے لئے بھی حکم ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو سحری کھانے میں برکت ہے۔‘‘

’’پھر یہ کہ سحری کا وقت کب تک ہے ؟ ایک تو یہ کہ جب سحری کھا رہے ہوں تو جو بھی لقمہ یا چائے جو آپ اس وقت پی رہے ہیں، آپ کے ہاتھ میں ہے اس کو مکمل کرنے کا ہی حکم ہے۔ روایت آتی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس وقت تم میں سے کوئی اذان سن لے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اس کو نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کرلے یعنی وہ جو کھا رہا ہے وہ مکمل کرلے۔

پھر بعض دفعہ غلطی لگ جاتی ہے اور پتہ نہیں لگتا کہ روزے کا وقت ختم ہو گیا ہے اور بعض دفعہ چند منٹ اوپر چلے جاتے ہیں تو اس صورت میں کیا یہ روزہ جائز ہے یا نہیں۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ابھی روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں

نے کچھ کھاکے روزہ رکھنے کی نیت کی لیکن بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہواکہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی اب میں کیاکروں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ایسی حالت میں اس کا روزہ ہوگیا۔دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں صرف غلطی لگ گئی اورچند منٹوں کا فرق پڑ گیا۔ (خطبات مسرور جلد 1صفحہ 429)

"اسی طرح سحری کھانے کا معاملہ ہے۔ سحری کھا کر روزہ رکھنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاکہ روزے کے دنوں میں سحری کھایا کروکیونکہ سحری کھا کر روزہ رکھنے میں برکت ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب برکۃ السحور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اس کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ خود بھی اور جو اپنے جماعت کے احباب تھے ان کو بھی کہا کرتے تھے کہ سحری ضروری ہے۔ اسی طرح جو مہمان قادیان میں آیا کرتے تھے ان کے لئے بھی سحری کا باقاعدہ انتظام ہوا کرتا تھا بلکہ بڑا اہتمام ہوا کرتا تھا۔اس بارے میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ تحریر کرتے ہیں کہ منشی ظفر احمدؓ کپور تھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں قادیان میں مسجد مبارک سے ملحق کمرے میں ٹھہرا کرتا تھا۔ میں ایک دفعہ سحری کھا رہا تھاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے آئے۔ آپ نے سحری کھاتے دیکھ کر فرمایاکہ آپ دال سے روٹی کھاتے ہیں؟ (سحری کے وقت دال روٹی کھا رہے تھے) اور اسی وقت منتظم کو بلوایا اور فرمانے لگے کہ سحری کے وقت دوستوں کو ایسا کھانا دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہاں ہمارے جس قدر احباب ہیں وہ سفر میں نہیں (ہیں۔ یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ روزے رکھ رہے ہیں۔) ہر ایک سے معلوم کروکہ ان کو کیا کیا کھانے کی عادت ہے اور وہ سحری کو کیا کیا چیز پسند کرتے ہیں۔ ویسا ہی کھانا ان کے لئے تیار کیا جائے۔ پھر منتظم میرے لئے اور کھانا لایا مگر میں کھا چکا تھا اور اذان بھی ہو گئی تھی۔ حضور نے فرمایا کھا لو۔ اذان جلدی دی گئی ہے۔ اس کا خیال نہ کرو۔"

(سیرت المہدی جلد 2 حصہ چہارم صفحہ 127 روایت نمبر 1163)

گزشتہ سال ایک دوست کو میں نے کہا تھاکہ آپ زیادہ دیر تک سحری کھاتے رہتے ہیں۔ اس بات پر انہوں نے شاید میری بات سن کے دوبارہ روزے رکھ لئے۔ لیکن اگر یہ وقت جو تھا اس وقت سے آگے نہیں لے کر گئے تھے پھر تو ٹھیک ہے۔ روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ اور اب بھی ہر ایک جائزہ لے سکتا ہے۔یہاں تو اذانیں نہیں ہوتیں۔ صبح صادق کو دیکھنا ضروری ہے۔ جب پو پھٹتی ہے یعنی جب دھاری نمودار ہوتی ہے تو اس وقت تک سحری کھائی جا سکتی ہے۔

(الفضل انٹر نیشنل 24 تا 30جون 2016ء صفحہ 6)

افطاری کے آداب

"افطاری میں جلدی کرنے کے بارہ میں حکم آتاہے۔حضرت ابی عطیہؓ نے بیان کیا کہ میں اورحضرت مسروقؓ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور پوچھا اے ام المومنینؓ! حضورؐکے صحابہؓ میں سے دو صحابیؓ ایسے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی نیکی اورخیر کے حصول میں کوتاہی کرنے والا نہیں لیکن ان میں سے ایک تو افطاری میں جلدی کرتے ہیں اورنماز بھی جلدی پڑھتے ہیں۔ یعنی نماز کے پہلے وقت میں پڑھ لیتے ہیں اوردوسرے افطاری اور نمازوں میں تاخیر کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ ان میں سے کون جلدی کرتاہے تو بتایاگیاکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ۔ توحضرت عائشہؓ نے فرمایاکہ آنحضرتؐ بھی اسی طرح کیاکرتے تھے۔ لیکن افطاری میں جلدی کرنے سے کیا مراد ہے ؟اس کا تعین کس طرح ہوگا اس بارہ میں یہ حدیث وضاحت کرتی ہے۔آنحضرتؐ سے روایت ہے کہ غروب آفتاب کے بعد حضورؐ نے ایک شخص کو افطاری لانے کو کہا۔اس شخص نے عرض کی کہ حضورؐ ذرا تاریکی ہو لینے دیں۔ آپؐ نے فرمایا۔افطاری لاؤ۔ اس نے پھرعرض کی کہ حضورؐ ابھی تو روشنی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا افطاری لاؤ۔ وہ شخص افطاری لایا تو آپؐ نے روزہ افطار کرنے کے بعد اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایاکہ جب تم غروب آفتاب کے بعد مشرق کی طرف سے اندھیرا اٹھتا دیکھو تو افطار کرلیاکرو۔

(خطبات مسرور جلد 1صفحہ 429-430)

اعتکاف کا طریق اور اس بابت بعض اہم مسائل

پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ اعتکاف رمضان کی ایک نفلی عبادت ہے۔ اس لئے جگہ کی مناسبت سے، اس کی گنجائش کے مطابق جو مرکزی مساجد ہیں ان میں یا جو بھی اپنے شہر کی مسجد ہو اس میں بھی حالات کے مطابق اعتکاف بیٹھنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ بعض لوگوں کا زور ہو تا ہے کہ ہم نے ضرور اعتکاف بیٹھنا ہے اور فلاں مسجد میں ہی ضرور بیٹھنا ہے۔مثلاً ربوہ میں مسجد مبارک میں یا مسجد اقصیٰ میں بیٹھنا ہے یا یہاں مسجد فضل میں بیٹھنا ہے یا مسجد بیت الفتوح میں بیٹھنا ہے۔ اور پھر اس کے لئے زور بھی دیا جاتا ہے، خط پہ خط لکھے جاتے ہیں اور سفارش کرنے کی درخواستیں کی جاتی ہیں۔ تو یہ طریق غلط ہے۔ دعا کی قبولیت تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہو تو کہیں بھی ہو سکتی ہے۔ یہ تو نہیں فرمایا کہ جو اعتکاف بیٹھیں گے ان کو لیلۃ القدر حاصل ہو گی اور باقیوں کو نہیں ہو گی۔ کسی خاص جگہ سے تو مخصوص نہیں ہے ہاں بعض جگہوں کی ایک اہمیت ہے اور ان کے قرب کی وجہ سے بعض دفعہ جذبات میں خاص کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ سوچ بہرحال غلط ہے کہ ہم نے فلاں جگہ ضرور بیٹھنا ہے۔بعض دفعہ لوگوں کو صرف یہ خیال ہوتا ہے کہ پچھلے سال فلاں بیٹھا تھا اس لئے اس سال ہمیں باری دی جائے۔ یا اس سال ہم نے ضرور بیٹھنا ہے۔ یہ دیکھا دیکھی والی بات ہو جاتی ہے۔ نیکیوں میں بڑھنے والی بات نہیں رہتی۔

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ 780-779)

دوران اعتکاف بلند آواز سے تلاوت کرنا مناسب نہیں جبکہ قریب دیگر معتکفین بھی ہوں۔

آپؐ نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اعتکاف کس طرح بیٹھنا چاہئے، بیٹھنے والوں اور دوسروں کے لئے کیا کیا پابندیاں ہیں روایت میں آتا ہے کہ "آپؐ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا، آپؐ کے لئے کھجور کی خشک شاخوں کا حجرہ بنایا گیا، ایک دن آپؐ نے باہر جھانکتے ہوئے فرمایا، نمازی اپنے رب سے راز و نیاز میں مگن ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ایک دوسرے کو سنانے کے لئے قراء ت بالجہر نہ کرو۔"(مسند احمد بن حنبل جلد 2صفحہ 67مطبوعہ بیروت) یعنی مسجد میں اور بھی لوگ اعتکاف بیٹھے ہوں گے اس لئے فرمایا معتکف اپنے اللہ سے راز و نیا زکر رہا ہوتاہے، دعائیں کر رہا ہوتا ہے۔ قرآن شریف بھی اگر تم نماز میں پڑھ رہے ہو یا ویسے تلاوت کر رہے ہو تو اونچی آواز میں نہ کرو تاکہ دوسرے ڈسٹرب نہ ہوں۔ ہلکی آواز میں تلاوت کرنی چاہئے۔ سوائے اس کے کہ اب مثلاً جماعتی نظام کے تحت بعض مساجد میں خاص وقت کے لئے درسوں کا انتظام ہوتا ہے۔ وہ ایک جماعتی نظام کے تحت ہے اس کے علاوہ ہر ایک معتکف کو نہیں چاہئے کہ اونچی آواز میں تلاوت بھی کرے یا نماز ہی پڑھے۔ کیونکہ اس طرح دوسرے ڈسٹرب ہوتے ہیں۔ تو یہ ہیں احتیاطیں جو آنحضرتؐ نے فرمائیں۔ (خطبات مسرور جلد2 صفحہ 781)

دوران اعتکاف معتکفین کودعا کی پرچیاں دینا؟

"معتکف کے لئے بڑی تکلیف دہ صورتحال ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی عبادت میں مصروف ہوتا ہے پردہ کے لئے ایک چادر ہی ٹانگی ہوتی ہے نا۔ پردہ کے پیچھے سے ایک ہاتھ اندر داخل ہوتا ہے جس میں مٹھائی اور ساتھ پرچی ہوتی ہے کہ میرے لئے دعا کرو یا نمازی سجدے میں پڑا ہوا ہے اوپر سے پردہ خالی ہوتا ہے تو اوپر سے کاغذ آکر اس کے اوپر گر جاتا ہے (ساتھ نام ہوتا ہے) کہ میرے لئے دعا کرو۔ یا ایک پراسرار آواز پردے کے پیچھے سے آتی ہے آہستہ سے کہ میں فلاں ہوں میرے لئے دعا کرو۔ یہ سب غلط طریقے ہیں۔

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ 781-782)

مساجد میں معتکفین کے لیے افطاریوں کی بابت ہدایات

"پھر شام کو افطاریوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ افطاریاں بڑی بڑی آتی ہیں ٹرے لگ کے، بھر کے، جو معتکف تو کھا نہیں سکتا لیکن مسجد میں ایک شور بھی پڑ جاتا ہے اور گند بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ اور پھر جو لوگ افطاریاں بھیج رہے ہوتے ہیں۔ بعض بڑے فخر سے بتاتے بھی ہیں کہ آج میں نے افطاری کا انتظام کیا ہوا تھا، کیسی تھی؟ کیا تھا؟ یا دوسروں کو بتا رہے ہیں کہ یہ کچھ تھا۔ میری افطاری بڑی پسند کی گئی۔ پھر اگلے دن دوسرا شخص اس سے بڑھ کر افطاری کا اہتمام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو یہ سب فخرومباہات کے زمرے میں چیزیں آتی ہیں۔ بجائے اس کے کہ خدمت کی جائے یہ دکھاوے کی چیزیں بن جاتی ہیں۔ اس لئے یا تو اعتکاف بیٹھنے والا، اپنے گھر سے سحری اور افطاری منگوائے یا جماعتی نظام کے تحت مہیا ہو۔ ناموں کے ساتھ ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ افطاریاں آنی غلط طریق کار ہے۔ یہ کہیں بھی جماعت کی مساجد میں نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس سے آگے اور بدعتیں بھی پھیلتی چلی جائیں گی۔

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ 782)

اعتکاف کے دوران دنیوی امور کی بابت گفت و شنید؟

"پھر بعض لوگ اعتکاف بیٹھ کر بھی کچھ وقت کے لئے دنیاداری کے کام کر لیتے ہیں۔ مثلاً بیٹے کو کہہ دیا، یا اپنے کام کرنے والے کارندے کو کہہ دیا کہ کام کی رپورٹ فلاں وقت مجھ کو دے جایا کرو۔ کاروباری مشورے لینے ہوں تو فلاں وقت آ جایا کرو کاروباری مشورے دیا کروں گا۔ یہ طریق بھی غلط ہے۔ سوائے اشد مجبوری کے یہ کام نہیں ہونا چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے اس بارے میں سوال ہوا کہ آدمی جب اعتکاف میں ہو تو اپنے دنیوی کاروبار سے متعلق بات کر سکتا ہے یا نہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا کہ سخت ضرورت کے سبب کر سکتا ہے اور بیمار کی عیادت کے لئے اور حوائج ضروریہ کے واسطے باہر جا سکتاہے۔ فرمایا کہ سخت ضرورت کے تحت۔ یہ نہیں ہے کہ جیسا میں نے پہلے کہا کہ روزانہ کوئی وقت مقرر کر لیا، فلاں وقت آ جایا کرو اور بیٹھ کر کاروباری باتیں ہو جایا کریں گی۔ اگر اتفاق سے کوئی ایسی صورت پیش آ گئی ہے کسی سرکاری کاغذ پر دستخط کرنے ہیں، تاریخ گزر رہی ہے یا کسی ضروری معاہدے پر دستخط کرنے ہیں، تاریخ گزر رہی ہے یا اور کوئی ضروری کاغذ ہے، ایسے کام تو ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہر وقت،روزانہ نہیں۔

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ 783-782)

روزہ کے دوران مُنہ میں الائچی رکھنا ،دانتوں کو برش کرنا اور عورت کا ہنڈیا کا نمک چیک کرنے کی بابت ہدایت

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"روزہ کی حالت میں الائچی چبانا اگرچہ اسے اندر نگلنے کی بجائے تھوک ہی دیا جائے پھر بھی روزہ کے منافی ہے۔اس لیے اس کی بالکل اجازت نہیں۔ حکماء کہتے ہیں کہ الائچی کا دانہ منہ میں رکھنے سے پیاس ختم ہو جاتی ہے ۔اس سوال کی جو یہ وجہ بتا ئی گئی کہ منہ سے بو آتی ہے تو حدیث میں آتا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ہاں ایک حد تک مسواک یا آجکل برش وغیرہ سے دانتوں کی صفائی ہوسکتی ہے اور کرنی بھی چاہیے۔اور احتیاط کے ساتھ ٹوتھ پیسٹ بھی استعمال کی جاسکتی ہے۔ لیکن جن لوگوں کو یہ اندیشہ ہو کہ ٹوتھ پیسٹ حلق کے اندر چلی جائے گی تو انہیں اس سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔بلکہ زیادہ بہتر ہے کہ صبح سحری کے وقت پیسٹ کر لی جائے اور باقی دن خالی برش سے دانت صاف کیے جائیں۔خاتون

کے ہنڈیا کا نمک چیک کرنے کے لیے زبان پر تھوڑا سا سالن رکھ کر تھوکنے کی بات بھی درست نہیں۔قرآن کریم اور مستند حدیث میں اس کی کوئی سند نہیں ملتی ۔فقہاء میں سے اکثر نے اسے مکروہ قرار دیا ہے۔اس ضمن میں جو کہا جاتا ہے کہ خاوند کی ناراضگی سے بچنے کے لیے ایسا کرنا پڑتا ہے ۔تو یاد رکھنا چاہیے کہ روزہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے ۔اس لیے خداتعالیٰ کو خوش کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔خاوند جیسا بھی ہو اس کی سخت یا نرم طبیعت سے شریعت نہیں بدل سکتی ۔‘‘

(اخبار احمدیہ ماہ اپریل 2020ء صفحہ11۔12)

ایسے علاقوں میں سحری اور افطاری کے اوقات کی بابت ہدایت جن میں دن 22،23 گھنٹے کے ہوتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔بعض ممالک جہاں آجکل 22،23 گھنٹے کا دن ہے اور صرف ڈیڑھ دو گھنٹے کی رات ہے وہ بھی رات نہیں بلکہ روشنی ہی رہتی ہے یا جھٹ پٹے کا وقت رہتا ہے اس لیے وہاں کی جماعتوں کو بتا دیا گیا ہے کہ وقت کے اندازے کے مطابق اپنی سحری اور افطاری کے وقت مقرر کرلیں جو آجکل اکثر جگہ قریبی ملکوں کے اوقات پر محمول کر کے یا ان کے اوقات کا اندازہ رکھتے ہوئے تقریباً 18،19 گھنٹے کاروزہ ہوگا ۔ان ملکوں میں اگر اس طرح نہ کیا جائے تو سحری اور افطاری کا کوئی وقت ہی نہیں ہوگا ۔ نہ تہجد پڑھی جاسکے گی نہ ہی عشاء اور فجر کی نمازوں کے اوقات معین ہوسکیں گے ۔بہر حال ان علاقوں میں جو جماعتیں ہیں وہ اس کے مطابق عمل کرتی ہیں ۔‘‘

(الفضل انٹر نیشنل 24 تا 30جون 2016ء)

عید الفطر کی تکبیرات کس وقت شروع کرنی چاہئیں اور کب تک کہنی ہیں؟

عید الفطر کے دن تکبیرات پڑھنا مسنون ہے ۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت سالمؒ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ یُکَبِّرُ یَوْمَ الْفِطْرِ مِنْ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ حَتّٰی یَاْتِیَ الْمُصَلّٰی۔رسول اللہ ؐ عید الفطر کے روز اپنے گھر سے نکلنے سے لے کر عید گاہ پہنچنے تک تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔

(سنن الدار قطنی کتاب العیدین حدیث 6)

امام الزہریؒ بیان کرتے ہیں کہ ۔رسول اللہؐ عید الفطر کے روز نماز کی جگہ پہنچنے تک اور نماز کی ادائیگی تک تکبیرات کہتے۔پھر جب آپؐ نماز سے فارغ ہو جاتے تو تکبیرات کہنا ختم کر دیتے۔

(کتاب صلاۃ العیدین باب فی التکبیر اذا خرج الی العید)

آنحضرتؐ کے اس نمونہ کی تقلید میں صحابہ کرامؓ بھی عید الفطر کے روز تکبیرات پڑھا کرتے تھے ۔ چنانچہ آنحضرتؐ کے صحابی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارہ میں آتا ہے کہ وہ عید الفطر کے روز عید گاہ پہنچنے تک اور امام کے جائے نماز پر آجانے تک اونچی آواز سے تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(سنن الدار قطنی کتاب العیدین حدیث 8)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام ممالک میں عید الفطر کی تکبیرات کے بارہ میں متذکرہ بالا احادیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے درج ذیل سرکلر جاری کروایا ۔

’’عید الفطر کے موقع پر بھی تکبیرات کہنی چاہئیں کیونکہ یہ امر احادیث سے ثابت ہے اور صحیح ہے کہ عید والے دن صبح سے لے کر نماز عید تک تکبیرات پڑھی جاتی تھیں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 31مئی 2019ء صفحہ 13)

نمازِ جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 12 مارچ 2020ء کو نمازظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک (اسلام آباد،ٹلفورڈ،یوکے)کے باہر تشریف لا کر مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عمر فاروق صاحب (ارلز فیلڈ ۔یوکے)کی نمازِ جنازہ حاضر اورکچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نمازِ جنازہ حاضر

مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عمر فاروق صاحب (ارلز فیلڈ ۔یوکے)

9 مارچ 2020ء کو69سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت حکیم عمر دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی پوتی تھیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی ایک نیک دین دار بزرگ خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جناز ہ غائب

1۔مکرم تیمور شاہ صاحب(سینٹ پیٹرز برگ۔ رشیا)

24 جنوری 2020ء کو وفات پا گئے ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے 2000ء کے اوائل میں احمدیت قبول کی۔ آپ کا تعلق پاکستان میں وزیرستان کے علاقہ بنوں سے تھا۔80ء کی دہائی میں حصول تعلیم کی غرض سے رشیا آئے اور یہاں سے میڈیکل کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ڈاکٹری کی ڈگری حاصل کی۔ لمبے عرصہ کے مطالعہ اور تحقیق کے بعد آپ نے احمدیت قبول کی۔ قرآن کریم کا بہت مطالعہ کرتے تھے ۔ بہت سا حصہ زبانی بھی یاد کیا ہوا تھا۔ ترجمہ بھی جانتے تھے اور مختلف تفاسیر میں خاص دلچسپی رکھتے تھے۔مبلغین سے بھی اس حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے رہتے تھے ۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔

2۔مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب(ساہیوال ضلع سرگودھا)

11 جنوری 2020ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے خلافت ثالثہ کے شروع میں احمدیت قبول کی اور تادم آخر نہایت استقامت کے ساتھ جماعت اور خلافت سے وابستہ رہے۔ اپنے پورے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔آپ نے صدر جماعت ساہیوال ضلع سرگودھا کے طور پر لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی مہمانوں کی خدمت بہت شوق سے کیا کرتے تھے ۔ ساہیوال میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جگہ کی خرید سے لے کر تعمیر تک کا تمام کام مخالفت کے باوجود مکمل کروایا۔مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اوردو بیٹے شامل ہیں۔

3۔مکرمہ شریفاں بیگم صاحبہ(دار الشکر شالی ربوہ)

23 اکتوبر2019ء کو70سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ پیدائشی احمدی تھیں۔ مکرم ڈاکٹر صوفی علی محمد صاحب مرحوم سابق معلم وقف جدید کی بیٹی تھیں۔ محلہ میں جماعتی کاموں میں دلچسپی لیتیں اورچندہ جات کی ادائیگی میں فعال تھیں۔

4۔مکرم سخاوت احمد خان صاحب (معلم سلسلہ جماعت میلار۔ ضلع بلاری کرناٹک۔انڈیا)

15 جنوری2020ء کو55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ 2001ء میں زندگی وقف کرکے جامعۃ المبشرین میں داخل ہوئے اور 2004ء میں بطور معلم سلسلہ خدمت سلسلہ کا آغاز کیا اور 15سال سے زائد عرصہ صوبہ کرناٹک میں خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم انتہائی مخلص نیک اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے خادم سلسلہ تھے ۔ بڑی محنت،اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ اپنے مفوضہ فرائض انجام دیتے رہے۔ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار ،مہمان نواز اور افسران اور انچارج مبلغین کا احترام کرنے والے تھے۔ مرحوم کے ذریعہ کئی احباب و مستورات کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔

5۔مکرم عارف الحق صاحب(معلم سلسلہ کرتنیا پاڑہ۔ بنگال)

10 جنوری 2020ء کو مختصر علالت کے بعد 49سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم 2001ء میں بیعت کرکے جماعت میں داخل ہوئے اور 2003ء میں جامعۃ المبشرین سے معلم کی ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد بطور معلم نہایت اخلاص اور محنت کے ساتھ17سال تک خدمت سرانجام دیتے رہے ۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا شامل ہے جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔

6۔مکرم ذوالفقار صاحب(چک نمبر58/3ٹکڑا ڈیرہ نمبرداراں۔ تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ)

27جنوری 2020ء کو وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ کا جماعت کے ساتھ پیار کا گہرا تعلق تھا۔ بہت نیک، صالح اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔مرکز کی طرف سے آئے ہوئے مہمانوں کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں ۔

7۔مکرمہ سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالقدیر گنائی صاحب (بھدر واہ ضلع ڈوڈہ صوبہ جموں وکشمیر)

30 جنوری 2020ء کو 83 سال کی عمر میں بعارضۂ قلب وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ نے اپنے میاں کے ساتھ مل کر شدید مخالفت کا بڑی ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کیا۔مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں ۔نا خواندہ ہونے کے باوجود بھرپور رنگ میں تبلیغ کرتیں اور حسب توفیق مالی قربانی اور جماعتی کاموں میں بھی پیش پیش رہتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق تھا ۔حضورانور کے خطبات انتہائی عقیدت کے ساتھ سنتیں اوران پر عمل کرنے کی کوشش کرتیں۔ مرحومہ نے بڑی محنت اور مشقت کی زندگی گزاری اور دعاؤں اور محنت کے ساتھ اپنے بچوں کی اچھے رنگ میں تربیت کی۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب (ایڈیشنل ناظراصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان) کی ساس تھیں۔

8۔مکرم مفتاح الاسلام صاحب (میلا پالیم صوبہ تامل ناڈو۔انڈیا)

یکم جنوری 2020ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔1982ء میں احمدیت قبول کی جس کے بعد آپ کو ہندوؤں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن کبھی پائے ثبات میں لغزش نہیں آئی۔مرحوم کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ بے شمار لوگوں کو پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔پیشہ کے اعتبار سے ایک آرٹسٹ تھے اور جو لوگ آپ کے پاس ہنر سیکھنے آتے تھے انہیں بھی تبلیغ کرتے تھے ۔ جس کی وجہ سے ان میں سے کئی لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔مرحوم دعاگو ،پرہیزگار، دیانتدار،نرم مزاج اور ایک مخلص باوفاانسان تھے۔مرحوم نے مقامی مجلس میں زعیم انصاراللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں ۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین

مضمون نویسوں،نثرنگاروں اور شعراء سے درخواست

روزنامہ الفضل لندن آن لائن کے لئے لکھنے والے پیارے مضمون نویسوں، نثر نگاروں اور شعراء کرام کو کچھ اور بطور درخواست عرض کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔سو اس آرٹیکل میں میرے مخاطب اخبار کے لئے لکھنے والے دوست احباب و خواتین ہیں جو الفضل آن لائن کے لئے حقیقت میں اثاثہ اور سرمایہ ہیں۔یہی بکھرے موتیوں کو جوڑ کر اکٹھا کر کے الفضل آن لائن کے لئے مالا تیار کرتے ہیں یہی ایک عام دکھائی دینے والے پتھر کو تراش کر اپنے خیالات کو ہیرے کی شکل دے کر الفضل آن لائن کی انگشتری میں جڑتے ہیں۔لہٰذا ہم الفضل آن لائن کی خاطر لکھنے والےادیبوں اور شعراء کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور ان کی بھجوائی ہوئی تحریرات اور منظوم کلام کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں اور اگر نثری تحریر یا منظوم کلام جماعت احمدیہ کی تعلیمات اور الفضل آن لائن کے وضع کردہ قوانین کے منافی نہ ہو تو اسے جلد یا بدیر الفضل آن لائن کی زینت بناتے ہیں۔خاکسار بطور ایڈیٹر اس تحریر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ باتیں اپنے مضمون نگاروں سے باادب کرنا چاہتا ہے تا تحریرات میں پہلے سے بڑھ کر چاشنی پیدا ہو اور اخبار خوبصورت ہوتاچلا جائے۔

1. مضمون صرف تعلیمی و تربیتی ہی نہ ہو بلکہ دُنیا بھر کے تاریخی علاقوں کی معلومات پر مشتمل تحقیقی بھی ہو۔
2. دنیا میں تاریخی ایڈونچرز اور عجوبوں کا تعارف کروائیں۔جیسے ناروے کے نارتھ پول، نیوزی لینڈ و آسٹریلیااور کینیڈا کی خوبصورتی کو coverageدی جا سکتی ہے۔
3. علمی اور تحقیقی، تربیتی، طبّی اور سائنسی مضامین میں حوالہ جات اگر ہوں تو اصل ماخذ(source)سے درج ہوں کسی رسالہ یا اخبار سے عاریۃً نہ لئے گئے ہوں۔حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کرام کی کتب سے حوالہ دیتے وقت خصوصی طور پر اس طرف توجہ دیں۔آج کل تو فوٹو کاپیاں بآسانی ہو سکتی ہے اس لئے ہاتھ سے لکھنے کی بجائے اصل کتاب سے لے کر کے پیسٹ کریں تاکہ کسی قسم کی غلطی کا امکان نہ ہو۔
4. مضمون توثیق شدہ حوالہ جات سے مزین ہو۔
5. مضمون یا نظم مختصر ہو۔یہ online اخبارہے اس لئے لمبے اور طوالت والے مضامین و منظوم کلام پسند نہیں کئے جاتےاور نہ ہی آج کل لمبے مضامین پڑھے جاتے ہیں۔
6. طویل مضمون اخبار میںاپنی جگہ بنانے کے لئے وقت بھی لیتاہے۔
7. مضمون یا منظوم کلام بھجواتے ہوئے اپنا نام ایڈریس، فون نمبراور خاص طور ملک کا نام ضرور لکھا کریں کیونکہ ای میل یا واٹس ایپ پر بھجوایا ہوا مضمون یا نظم printہو کر بورڈ کے پاس چلا جاتا ہے۔اگر نام درج نہ ہو تو ضائع ہونے کا امکان موجودرہتاہے۔
8. مضمون اگر کسی جگہ سے لیا ہے تو اس کا حوالہ ضرور دیں۔یہ اخلاقی ذمہ داری ہے۔اگر کسی کا مضمون خود لکھ کر اپنے نام سےبغیر حوالے کے بھجوائیں تو یہ سرقہ ہے۔
9. اگر شاعر کسی دوسرے شاعر کا کوئی مصرعہ یا شعر اور نثر نگار کسی دوسرے نثر نگار کا فقرہ quoteکرنا چاہتا ہے تو اسے Inverted Commasمیں لائے۔
10. ادارہ ،شعراء کے نئے اور تازہ کلام کو ترجیح دیتاہے۔
11. اگر آپ نے کوئی مضمون یا نظم الفضل آن لائن کے لئے کہی ہے تو اخلاقی طور پر اسے الفضل آن لائن کو ہی بھجوانا چاہئے۔
12. کچھ عرصہ قبل تو فوٹو کاپی سے اندازہ ہو جاتا تھا کہ مضمون نویس یا شاعر نے اپنا کلام کسی دوسرے اخبار کو بھی بھجوایا ہے۔لیکن آج کل جدید طریقوں سے بآسانی معلوم نہیں کیا جاسکتا۔
13. آج کل سوشل میڈیا کا دور ہے دوست مضمون لکھ کر یا نظم کہہ کر سب سے پہلے سوشل میڈیا پر بھجواتے ہیں اور ساتھ ہی''الفضل آن لائن''کو بھجواکر وہ یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان کی یہاں بھی اشاعت ہو۔اس لئے الفضل کے لئے لکھا گیا مضمون صرف الفضل آن لائن کو بھجوائیں۔ اشاعت کے بعد ضرور الفضل کے لیبل کے ساتھ سوشل میڈیا پر Shareکریں۔
14. اگر اپنے مضمون یا پُرانی نظم میں ترمیم کی ہو یا اضافہ و کٹوتی کی ہو تو اس کے ساتھ اس کا ذکر ضرور کریں۔
15. میٹریل کمپوزڈ ہو۔اگر wordمیں کمپوزنگ ہو تو بہتر ہے ورنہ inpage3 میں بھی کمپوزنگ قابل قبول ہے۔
16. کمپوز کرتے وقت تاریخ یا فگرز انگلش میں کمپوز کریں۔اردو یا عربی میں نہ کریں۔
17. سن2020ءلکھتے وقت عیسوی کا ''ء'' نشان ضرور ڈالیں مگر 2020 کے نیچے سَن کا نشان نہ ڈالیں۔جیسے 2020ء
18. شعراء کو میں نے محسوس کیا ہے کہ وہ اپنا کلام بھجواکر اگلے لمحے ہی لکھ دیتے ہیں یہ ترمیم کر لیں۔پہلے ہی ترمیم کر کےاور کسی سینئر شاعر سے تصحیح کروا کے بھجیں۔آپ کا کلام printing کے لئے جب جا چکا ہے تو پھر ترمیم اور کسی سینئر شاعر سے تصحیح کروانی مشکل ہوتی ہے۔
19. اپنے مضمون کو بھجوانے سے قبل پروف ریڈنگ ضرور کر لیں۔
20. مشن ہاؤسز، جماعت کی ترقیات اور اپنے ہاں ہونے والے جماعتی پروگرامز اور فنکشنز کی رپورٹنگ مع فوٹوز بھی بھجوائی جاسکتی ہے۔
21. بچے کی پیدائش، تعلیمی کامیابی اوربیمار کی شفایابی اور وفات کے لئے اعلان بھی بھجوائے جا سکتے ہیں۔لیکن یہ تسلی کر لیں کہ میٹریل میں کوئی غلطی یا تاریخی اعتبار سے غلط بات درج نہ کر دی گئی ہو۔نومولود اور Maleطلبہ کامیابی حاصل کرنے یا وفات یافتہ مرد حضرات کی فوٹو بھجوائی جا سکتی ہے۔
22. اہم عالمی دنوں پر بھی لکھا جاسکتا ہے۔لیکن یہ امر ذہن میں رہے کہ یہ مضمون قریباً پندرہ دن پہلے آنا چاہئے۔
23. آیت کا حوالہ دیتے وقت یہ طریق اپنائیں جیسے (البقرہ:19) عموی طور پر لوگ البقرہ کے آخر میں ہ کو ۃ بنا کر لکھتے ہیں۔جو درست نہیں۔
24. ایک ہی مضمون یا نظم کو بار بار نہ بھجوائیں۔آپ کو جزاک اللہ کی اطلاع مل جاتی ہے۔مگر لوگ تسلی نہ ہونے کی وجہ سے بار بار بھیجتے ہیں۔جس سے وقت کا ضیاع تو ہوتا ہی ہے مالی نقصان بھی ہو رہا ہوتا ہے۔
25. درج ذیل ای میل: info@alfazlonline.org پر اپنی تحریرات بھجوائی جاسکتی ہیں۔اس کے علاوہ کسی اور جگہ نہ بھجوائیں۔
26. تاہم سیکرٹری کمیٹی یوکے مکرم سعید الدین احمد کے واٹس ایپ نمبر00447951614020اور دوسرے آفیشل واٹس ایپ نمبر 00447493785065 پر مسیجز کے ذریعہ رابطہ کیا جا سکتا ہے۔
27. بعض لوگ آڈیو کلپس بھجوا دیتے ہیں۔جو اپنی ذات میں بہت عمدہ، تربیتی و تاریخی ہوتے ہیں۔اگر اس کو Transcribe کر کے بھیجیں تو ادارہ کے لئے آسانی ہوگی۔
28. سوشل میڈیا پر گردش کرنے والے clipsمیں بعض بغیر حوالے اور غیر تصدیق شدہ ذوقی باتیں ہوتی ہیں جو ہمارے اخبار کے لئے مناسب نہ ہے۔مستند روایات ضرور بھجوائیں۔
29. مضمون نویس اور شعراء سے اپنی فوٹوز بھجوانے کی بھی درخواست ہے۔خواتین اس سے مستثنیٰ ہیں۔
30. تقاریب ، مشن ہاؤسز ، مساجد اورجماعتی پروگرامز و دیگر اہم تاریخی مقامات کی فوٹوز ضرور بھجوائیں۔
31. بعض مضمون نگار یا شعراء اپنے مضمون یا نظم کے ساتھ الگ سے ایک خط ایڈیٹر کے نام لکھ دیتے ہیں۔اس کی کوئی ضرورت نہیں۔صرف اپنا مضمون یا نظم بھجوائیں جس پر آپ کا نام اور جگہ درجہ ہو ہاں اگر کوئی رائے دینی ہے یا اپنا خیال اخبار کے بارہ میں لکھنا ہےتووہ ضرور ایڈیٹر کے نام لکھیں۔
32. آخری بات مضمون نویسوں اور شعراء سے یہ گزارش ہے کہ ہر اخبار استاد اور ٹیچر ہوتا ہے۔اس سے جہاں بہت سا علم تقسیم ہورہا ہوتا ہے وہاں نو آموز لکھاریوں کے مضامین اور پہلی دفعہ کلام کہنے والے شعراء کے کلام کو اخبار کا حصہ بنا کر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔کوئی بڑے سے بڑا لکھنے والا ماں کی گود سے لکھنے کا ادب یا منظوم کلام کہنے کا طریق سیکھ کر نہیں آتا۔یہی اخبار اسے عظیم نامہ نگار، اینکر،شاعر اور مضمون نگار بناتے ہیں اس لئے اخباراپنے مضمون نویسوں اور شعراء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو ابھی اس اہم میدان میں یا اکھاڑے میں اُترے ہیں،ادارہ اس کی اصلاح کر کے اور ان کے مضامین کو ادبی بنا کر قارئین کرام کے لئے بطور مائدہ پیش کرتا ہے۔بس اپنا کلام تربیتی و تعلیمی، ادبی، تحقیقی اور معلوماتی رکھیں۔

ع اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

چٹھی میرے حضور کی

بسمل کو شب کا روگ تڑپ صبح نور کی
غالب نے کوئی بات یہاں پر ضرور کی

مانا سبھی کا ذوقِ نظر ہے جدا جدا
پھر بھی چلو کہ سیر کریں کوہ طور کی

فردا کی فکر ہے تو کر امروز جستجو
اور یہ بھی سوچ رکھ کہ یہ منزل ہے دور کی

رستے ہیں سارے بند کبوتر اڑائیے
لندن سے چٹھی لائے جو میرے حضور کی

خلدِ بریں کا شوق ہے عرفانِ ذات رکھ
باتیں سجھ نہ پایا میں اس پر غرور کی

عارفؔ تماشا کیا ہے سہل بول بولئے
پلے تو کوئی بات پڑے ذی شعور کی

عبد السلام عارف

ظہورالٰہی توقیر

رمضان کا دوسرا عشرۂ مغفرت اور اس کی مناسبت سے بعض دعائیں جو قرآن کریم اور احادیث رسول ﷺ میں مذکور ہیں

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے رمضان کے دوسرے حصے یا دوسرے عشرہ کو مغفرت قرار دیا ہے۔ یعنی یہ اللہ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی کے اقرار اور اس سے اپنے گناہوں کی بخشش کے حصول کے بابرکت ایام ہیں۔ اس مناسبت سے مغفرت اور بخشش کے حصول کے متعلق قرآن کریم اور احادیث میں جو دعائیں بیان ہوئیں ہیں ان میں سے بعض پیش ہیں۔

مغفرت کے حصول کے لئے قرآن کریم میں مذکور دعائیں

● رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔

(البقرہ: 287)

اے ہمارے ربّ! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا ہم سے پہلے لوگوں پر (ان کے گناہوں کے نتیجہ میں) تُو نے ڈالا اور اے ہمارے ربّ! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر تُو ہی ہمارا والی ہے پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

● رَبَّنَا إِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (آل عمران: 17)

اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم ایمان لے آئے پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

● رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔ (آل عمران 148)

اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

● رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ اٰمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ۔

(آل عمران: 194)

اے ہمارے ربّ! یقیناً ہم نے ایک منادی کرنے والے کو سُنا جو ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے ربّ پر ایمان لے آؤ پس ہم ایمان لے آئے اے ہمارے ربّ! پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کردے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے۔

● حضرت آدمؑ اور حوا کی دعا یوں بیان ہوئی ہے کہ

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ (الاعراف: 24)

اُن دونوں نے کہا کہ اے ہمارے ربّ! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم گھاٹا کھانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔

حضرت موسیٰؑ کے متبعین نے جب بچھڑے کو معبود بنا لیا اور حضرت موسیٰؑ کے بتانے پر انہیں حقیقت معلوم ہوئی تو ان لوگوں نے شرمندگی اور ندامت محسوس کی تو اس موقع پر ان لوگوں نے جو دعا کی تو اس کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ

● لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (الاعراف: 150)

اور جب وہ نادم ہو گئے اور انہوں نے جان لیا کہ وہ گمراہ ہو چکے ہیں تو انہوں نے کہا اگر ہمارے ربّ نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہمیں بخش نہ دیا تو ہم ضرور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

● یہود کے اسی بچھڑا بنانے کے موقع پر حضرت موسیٰؑ نے ان الفاظ میں اپنے رب کے حضور التجا کی کہ

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔

(الاعراف: 152)

اس نے کہا اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور میرے بھائی کو بھی اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور تُو رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

● حضرت موسیٰؑ کی ایک اور دعا یوں بیان ہوئی ہے۔

وَاخْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَاءُ وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ۔ (الاعراف: 156)

اور موسیٰ نے ہمارے مقررہ وقت کے لئے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کا انتخاب کیا پس جب ان کو زلزلہ نے پکڑا تو اس نے کہا اے میرے ربّ! اگر تُو چاہتا تو اس سے پہلے ہی ان سب کو ہلاک کر دیتا اور مجھے بھی کیا تو ہمیں اس فعل کی بنا پر جو ہمارے بیوقوفوں سے سرزد ہوا ہلاک کر دے گا یقیناً یہ تیری طرف سے ایک آزمائش ہے تُو اس (آزمائش) سے جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہراتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا کرتا ہے تُو ہی ہمارا ولی ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بخشنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

● حضرت نوحؑ کی ایک دعا یوں بیان ہوئی ہے۔

رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهٖ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ (ھود: 48)

اس نے کہا اے میرے ربّ! یقیناً میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے وہ بات پوچھوں جس (کے مخفی رکھنے کی وجہ) کا مجھے کوئی علم نہیں اور اگر تو نے مجھے معاف نہ کیا اور مجھ پر رحم نہ کیا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

● حضرت ابراہیمؑ کی ایک دعا یوں بیان ہوئی ہے۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ۔ (ابراھیم: 41-42)

اے میرے ربّ! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری نسلوں کو بھی اے ہمارے ربّ! اور میری دعا قبول کر۔ اے ہمارے ربّ! مجھے بخشش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو بھی جس دن حساب برپا ہوگا۔

● اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو ایک دعا یوں سکھائی۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ۔ (المؤمنون: 119)

اور تُو کہہ اے میرے ربّ! بخش دے اور رحم کر اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

● حضرت ابراہیمؑ کی ایک دعا یوں بیان ہوئی ہے۔

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَّأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِينَ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ۔ (الشعراء: 84تا90)

اے میرے ربّ! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔ اور میرے لئے آخرین میں سچ کہنے والی زبان مقدّر کر دے۔ اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔ اور میرے باپ کو بھی بخش دے یقیناً وہ گمراہوں میں سے تھا۔ اور مجھے اُس دن رُسوا نہ کرنا جس دن وہ (سب) اٹھائے جائیں گے۔ جس دن نہ کوئی مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے۔ مگر وہی (فائدہ میں رہے گا) جو اللہ کے حضور اطاعت شعار دل لے کر حاضر ہوگا۔

● حضرت سلیمانؑ کی ایک دعا یوں بیان ہوئی ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔

(ص: 36)

اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور مجھے ایک ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد اُس پر اور کوئی نہ جچے یقیناً تُو ہی بے انتہا عطا کرنے والا ہے۔

● حضرت ابراہیمؑ اور ان کے متبعین کی دعا یوں بیان ہوئی ہے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ (الممتحنۃ: 6)

اے ہمارے ربّ! ہمیں ان لوگوں کے لئے ابتلا نہ بنا جنہوں نے کفر کیا اور اے ہمارے ربّ! ہمیں بخش دے یقیناً تو کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

● نبی کریم ﷺ اور مومنوں کی ایک دعا یوں بیان ہوئی ہے۔

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (التحریم: 9)

اے ہمارے ربّ! ہمارے لئے ہمارے نور کو مکمل کردے اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر جسے تُو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

● حضرت نوحؑ کی ایک دعا یوں بیان ہوئی ہے۔

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا۔

(نوح: 27تا29)

اے میرے ربّ! کافروں میں سے کسی کو زمین پر بستا ہوا نہ رہنے دے۔ یقیناً اگر تُو ان کو چھوڑ دے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کردیں گے اور بدکار اور سخت ناشکرے کے سوا کسی کو جنم نہیں دیں گے۔ اے میرے ربّ! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور اسے بھی جو بحیثیت مومن میرے گھر میں داخل ہوا اور سب مومن مردوں اور سب مومن عورتوں کو اور تو ظالموں کو ہلاکت کے سوا کسی چیز میں نہ بڑھانا۔

مغفرت کے حصول کے لئے احادیث نبویہ میں مذکور نبی کریم ﷺ کی بعض دعائیں

● حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا. فرشتے تم میں سے کسی کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی اس جگہ میں رہتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہو۔ جب تک وہ کسی اور کام میں مصروف نہ ہو جائے یا بےوضو نہ ہو جائے۔ فرشتے کہتے ہیں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ

اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما۔

(صحیح البخاری کتاب الصلاۃ باب الحدث فی المسجد، حدیث نمبر 445)

● حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سجدہ میں فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهٗ دِقَّهٗ، وَجِلَّهٗ، وَأَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ۔

اے اللہ! میرے سارے گناہ بخش دے۔ چھوٹا اور بڑا اور پہلا اور آخری اور ظاہری اور پوشیدہ۔

(صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب مایقال فی الرکوع والسجود، حدیث نمبر 483)

● حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں نبی ﷺ اپنے رکوع اور سجود میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي۔

پاک ہے تُو اے اللہ! ہمارے رب۔ اور تیری حمد کے ساتھ۔ اے اللہ! مجھے بخش دے۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب الدعاء فی الرکوع، حدیث نمبر 794)

حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ۔ (النصر:2) (جب اللہ کی مدد اور اس کی فتح آ جائے گی) کے نازل ہونے کے بعد کوئی نماز ایسی نہیں تھی جس میں نبی کریم ﷺ نے یہ دعا نہ پڑھی ہو۔

● سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي۔

پاک ہے تُو اے ہمارے رب! اور تیری تعریف کے ساتھ۔ اے اللہ! مجھے بخش دے۔

(صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن،سورۃ اذا جاء نصراللہ، حدیث نمبر 4967)

حضرت ابوبکر رضی اللہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا مجھے ایسی دعا سکھائیں جس کے ذریعہ میں اپنی نماز میں دعا مانگوں۔ آپؐ نے فرمایا تم کہو۔

● اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا سوائے تیرے۔ پس تُو اپنی جناب سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ یقیناً تُو ہی بہت زیادہ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب الدعاء قبل السلام، حدیث نمبر 834)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا نبی ﷺ جب رات کو تہجد پڑھنے کے لئے اٹھتے تو فرماتے۔

● اَللّٰهُمَّ لَكَ الحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِ، وَلَكَ الحَمْدُ أَنْتَ الحَقُّ وَوَعْدُكَ الحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ المُقَدِّمُ، وَأَنْتَ المُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ - أَوْ: لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

اے اللہ! سب تعریفوں کا تُو حقدار ہے۔ تُو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والاہے اور ان کو بھی جو اُن میں ہیں اور ہر قسم کی تعریف کا تُو ہی مستحق ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت تیری ہے اور ان کی بھی جو اُن میں ہیں۔ ہر قسم کی تعریف کا تو ہی مستحق ہے۔ تُو آسمانوں کا اور زمین کا نور ہے اور ان کا جو اُن میں ہیں۔ اور ہر قسم کی تعریف کا تو ہی مستحق ہے۔ تُو برحق ہے اور تیرا وعدہ برحق ہے اور تیری ملاقات برحق ہے اور تیرا ارشاد برحق ہے اور جنت برحق ہے اور آگ برحق ہے اور انبیاء برحق ہیں اور محمد ﷺ برحق ہیں اور موعود گھڑی برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے حضور جھکا ہوں اور تیری خاطر میں نے جھگڑا کیا اور تیرے حضور فیصلہ چاہا۔ پس تُو مجھے بخش دے جو میں نے پہلے آگے بھیجا اور جو بعد کے لئے رکھ دیا۔ اور جسے میں نے پوشیدہ کیا اور جس کا میں نے اظہار کیا۔ تو مقدم ہے اور تو مؤخر ہے۔ صرف تو ہی عبادت کے لائق ہے یا (فرمایا) تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(صحیح البخاری کتاب التہجد باب التہجد باللیل---، حدیث نمبر 1120)

حضرت عُبادہ بن صامتؓ نے بیان کیا نبی ﷺ نے فرمایا۔جو رات کو بے قرار ہو کر اٹھے اور وہ کہے کہ

● لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، الحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی بادشاہت ہے اور اس کی حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے جس کا وہ ارادہ کرے۔ سب حمد اللہ کے لئے ہے اور پاک ہے اللہ۔ اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور کوئی قوت اور کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کے ذریعہ۔ پھر وہ کہتے: اے اللہ! مجھے بخش دے۔

یا وہ کوئی اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہو گی۔ پھر اگر وہ وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہو گی۔

(صحیح البخاری کتاب التہجد باب فضل من تعار من اللیل فصلی، حدیث نمبر 1154)

حضرت عبداللہؓ نے بیان کیا گویا میں نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھ رہاہوں۔ آپؐ انبیاءؑ میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں جسے اس کی قوم نے مارا اور انہوں نے اس کا خون نکال دیا۔ اور وہ نبی اپنے چہرہ سے خون پونچھ رہا ہے اور کہہ رہا ہے۔

● اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

اے اللہ! میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ علم نہیں رکھتے۔

(صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب حدیث الغار، حدیث نمبر3477)

حضرت شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نبی ﷺ نے فرمایا سیدالاستغفار یہ ہے کہ تُو کہے۔

● اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ۔

اے اللہ! تُو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تُو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدہ پر ہوں جس حد تک میری استطاعت ہے۔ میں اس شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو میں نے کیا۔ میں تیری اس نعمت کے ساتھ تیری طرف آتا ہوں جو تُو نے مجھ پر نازل کی۔ اور میں اپنے گناہ کے ساتھ تیرے حضور حاضر ہوتا ہوں پس تُو مجھے بخش دے کیونکہ گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا ماسوائے تیرے۔ آپؐ نے فرمایا جس نے یہ دن کے وقت اس پر یقین رکھتے ہوئے پڑھا اور وہ شام ہونے سے قبل اسی روز مر گیا تو وہ اہلِ جنت میں سے ہو گا۔ اور جس نے اسے رات کے وقت پڑھا اور وہ اس پر یقین رکھنے والا ہو اور وہ صبح ہونے سے قبل فوت ہو جائے تو وہ اہلِ جنت میں سے ہو گا۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب فضل الاستغفار، حدیث نمبر6306)

● حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: اے اللہ! مجھے بخش دے اگر تُو چاہے اور مجھ پر رحم فرما اگر تُو چاہے۔ اسے چاہیے کہ وہ اپنی التجا کو الحاح کے ساتھ پیش کرے کیونکہ اللہ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب لیعزم المسالۃ فانہ لا مکرہ لہ، حدیث نمبر 6339)

ابوبُردہ بن ابوموسیٰؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

● رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ، وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ المُقَدِّمُ وَأَنْتَ المُؤَخِّرُ، وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

اے میرے رب مجھے بخش دے میری خطا اور میری لاعلمی اورمیری اپنے ہر کام میں زیادتی اور وہ جس کو تُو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے میری خطائیں اور جو میں نے عمداً کیا اور میری لاعلمی اور میرا بھولنا اور وہ سب جو میرے پاس ہے۔ اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے آگے بھیجا اور جو بعد میں رکھا اور جو میں نےچھپایا اور جو میں نے اعلانیہ کیا۔ تُو آگے کرنے والا ہے اور تُو پیچھے کرنے والا ہے۔ اور تو ہر ایک چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الدعوات باب قول النبی ﷺ اللھم اغفرلی حدیث نمبر6398)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے نبی ﷺ نے فرمایا۔جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آئے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی چادر کے اندر کے حصے سے اسے تین مرتبہ جھاڑے اور اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے۔

● بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

اے میرے رب! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے ذریعہ میں اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تُو میری جان روک لے تو اسے بخش دینا اور اگر تُو اسے چھوڑ دے تو اس کی حفاظت اس چیز سے کرنا جس کے ذریعہ تُو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب التوحید باب السوال باسماء اللہ تعالیٰ---حدیث نمبر7393)

حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ابن جدعان زمانۂ جاہلیت میں صلہ رحمی کیا کرتا تھا اور مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتا تھا۔ کیا یہ اسے فائدہ دینے والا ہے؟

● رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب الدلیل علیٰ ان من مات علی الکفر لا ینفعہ عمل، حدیث نمبر214)

حضرت علی بن ابوطالبؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو فرماتے۔

● وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي، وَنُسُكِي، وَمَحْيَايَ، وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي، وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

میں نے اپنی توجہ کامل موحد ہوتے ہوئے اس ذات کی طرف پھیری جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تُو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا۔ پس تُو میرے سب گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ اور تُو بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما اور تیرےسوا کوئی نہیں جو ان میں سے بہترین کی طرف میری رہنمائی کر سکے۔ اور مجھے بُرے اخلاق سے دور رکھ کیونکہ تیرے سوا مجھے ان سے کوئی دور کرنے والا نہیں۔ میں تیرے حضور حاضر ہوں اور یہ میری خوش بختی ہے۔ اور ہر قسم کی بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے اور شر تیری طرف منسوب نہیں ہو سکتا۔ میں تیرے ذریعہ ہوں اور تیری طرف ہوں۔ تُو بہت برکت والا ہے اور بلند شان والا ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔

اور جب آپؐ رکوع کرتے تو کہتے۔

● اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي۔

اے اللہ! میں نے تیرے حضور رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا، تیری فرمانبرداری اختیار کی۔ تیرے لئے جھک گئی میری سماعت اور میری بصارت اور میرا دماغ اور میری ہڈیاں اور میرے اعصاب۔

اور جب آپؐ (رکوع سے) سر اٹھاتے تو کہتے۔

● اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

اے اللہ! ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے لئے ہیں آسمان کے برابر اور زمین کے برابر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کے برابر اور اس کے برابر جو تُو بعد میں چاہے۔

اور جب آپؐ سجدہ کرتے تو کہتے۔

● اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔

اے اللہ! میں نے تیرے حضور سجدہ کیا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیری فرمانبرداری اختیار کی۔ اور میرے چہرے نے اس کے لئے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کو صورت دی اور اس کی سماعت اور بصارت کو پیدا کیا۔ بہت برکت والا ہے اللہ جو پیدا کرنے والوں میں بہترین ہے۔

پھر تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان جو آپؐ آخر میں کہتے وہ یہ ہوتا۔

● اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

اے اللہ! مجھے بخش دے جو میں نے آگے بھیجا ہے اور جو پیچھے ڈالا ہے اور جو میں نے پوشیدگی میں کیا اور جو علانیہ کیا اور جو میں نے (اپنے نفس پر) زیادتی کی۔ اور وہ جس کا تُو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ تُو آگے کرنے والا ہے اور تُو پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ، حدیث نمبر771)

حضرت اُبَیّ بن کعبؓ نے بیان کیا میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا وہ نماز پڑھنے لگا۔ پھر اس نے ایسی قراءت کی جو مجھے اوپری لگی۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے اپنے ساتھی کی قراءت سے مختلف قراءت کی۔ پھر جب ہم نماز پڑھ چکے تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا اس شخص نے ایسی قراءت کی ہے جو مجھے اوپری لگی۔ پھر دوسرا شخص آیا اس نے اپنے ساتھی کی قراءت سے مختلف قراءت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو ارشاد فرمایا تو ان دونوں نے قراءت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو درست قرار دیا۔ اپنی رائے کی تردید پر میری وہ حالت ہوئی جو زمانہ جاہلیت میں بھی نہ ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس حالت کو دیکھا جو مجھ پر طاری ہوئی تھی تو آپؐ نے میرے سینہ پر مارا۔ میں پسینے سے شرابور تھا۔ گویا میں خوف کی حالت میں اللہ عزوجل کو دیکھ رہا تھا۔ تب آپؐ نے مجھ سے فرمایا اے اُبَیؓ! مجھے پیغام بھیجا گیا کہ میں قرآن کو ایک قراءت پر پڑھوں میں نے اس کو جواب دیا کہ میری امت کے لئے آسانی پیدا کردے۔ تو اس نے مجھے دوسری مرتبہ یہ جواب دیا کہ میں اس (قرآن) کو دو قراءتوں پر پڑھوں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ میری امت کے لئے آسانی فرما دے۔ پھر اس نے تیسری مرتبہ مجھے جواب دیا کہ اسے سات قراءتوں پر پڑھ لو۔ پس ہر سوال کے بدلے جس کا میں نے تجھے جواب دیا ہے ایک سوال کا تجھے حق دیا گیا ہے جو تو مجھ سے مانگ سکتا ہے۔ تب میں نے عرض کیا:

● اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي۔

اے اللہ! میری امت کو بخش دے۔ اے اللہ میری امت کو بخش دے۔

اور تیسری (دعا) میں نے اس دن کے لئے چھوڑ رکھی ہے جس دن ساری مخلوق میری طرف رغبت کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم ﷺ بھی۔

(صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا باب بیان ان القرآن علی سبعۃ احرف وبیان معناہ، حدیث نمبر820)

حضرت اُم سلمہؓ بیان فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم مریض یا مرنے والے کے پاس آؤ تو اچھی بات کہو کیونکہ جو تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ حضرت اُم سلمہؓ کہتی ہیں جب حضرت ابو سلمہؓ فوت ہوئے میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ابو سلمہؓ فوت ہوگئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم کہو۔

● اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلَهُ، وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى حَسَنَةً۔

اے اللہ! مجھے اور اس کو بخش دے اور مجھے اس سے بہتر بدلہ عطا فرما۔

وہ کہتی ہیں میں نے یہ دعا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے بدلہ میں وہ دیا جو میرے لئے ان سے بہتر ہے یعنی محمد ﷺ۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب ما یقال عند المریض والمیت، حدیث نمبر919)

حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ ابو سلمہؓ کے پاس تشریف لائے۔ ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں۔ آپؐ نے ان کو بند کر دیا پھر فرمایا روح جب قبض کی جاتی ہے تو آنکھیں پیچھا کرتی ہیں۔ ان (ابو سلمہؓ) کے گھر والوں میں سے کچھ لوگ چلائے تو آپؐ نے فرمایا اپنے لوگوں کے لئے بھلائی کے سوا کوئی دعا نہ کرو کیونکہ جو تم کہتے ہو ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔

● پھر آپؐ نے فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ۔

اے اللہ! ابو سلمہؓ کو بخش دے اور اس کا درجہ ہدایت یافتہ لوگوں میں بلند کر اور پیچھے رہنے والوں میں اس کے بعد تو خلیفہ ہو اور اے رب العالمین! ہمیں اور اسے بخش دے اور اس کے لئے اس کی قبر میں فراخی پیدا کردے اور اس کے لئے اس میں روشنی کر دے۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب فی اغماض المیت والدعاء لہ اذا حضر، حدیث نمبر920)

● حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا تو میں نے آپؐ کی دعا یاد کرلی۔ آپؐ کہہ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ - أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔

اے اللہ! اس کو بخش دے۔ اس پر رحم کر، اس کو عافیت سے رکھ اور اس سے درگزر کر اور اس کی باعزت مہمانی فرما۔ اور اس کے داخل ہونے کی جگہ کو وسیع کر دے اور اسے پانی اور برف اور اولوں سے دھو دے اور اسے بدیوں سے صاف کردے جیسے ایک سفید کپڑے کو تو آلودگی سے صاف کرتا ہے۔ اور اسے بدلے میں اس کے گھر سے بہتر گھر دے اور اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے عطا کر اور اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی دے۔ اور اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو قبر کے عذاب سے پناہ دے یا (کہا) آگ کے عذاب سے۔

(راوی) کہتے ہیں یہاں تک کہ مجھے خواہش ہوئی کہ کاش وہ مرنے والا میں ہوتا۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ حدیث نمبر 963)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب ہم سے کوئی شخص بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور دعا کرتے۔

● أَذْهِبِ الْبَاسَ، رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

اے لوگوں کے رب! بیماری کو دور فرما اور شفاء بخش کہ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں ہے۔ ایسی شفاء جو کوئی بیماری نہ چھوڑے۔

● جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور بیماری شدت اختیار کر گئی۔ میں نے آپؐ کا ہاتھ پکڑا تا کہ میں آپؐ کو ویسے ہی دم کروں جیسے آپؐ کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑایا اور دعا کی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاجْعَلْنِي مَعَ الرَّفِيقِ الْأَعْلَى۔

اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے رفیقِ اعلیٰ کی مصاحبت عطا کر۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں میں آپؐ کو دیکھنے لگی تو دیکھا کہ آپؐ وفات پاچکے تھے۔

(صحیح مسلم کتاب السلام باب استحباب رقیۃ المریض حدیث نمبر2191)

● حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے رب عزوجل سے حکایت کے طور پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک بندہ نے گناہ کیا اور پھر عرض کیا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي۔

اے اللہ! مجھے میرا گناہ بخش دے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا بھی ہے اور گناہ پر پکڑ تا بھی ہے۔ پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا اور کہا۔

أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي۔

اے میرے رب! مجھے میرا گناہ بخش دے۔

اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا بھی ہے اور گناہ پر پکڑ بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے دوبارہ گناہ کیا اور کہا: أَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي۔ اے میرے رب! مجھے میرا گناہ بخش دے۔

اللہ نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے۔ (تو فرمایا) تو جو چاہے کر میں نے تجھے بخش دیا۔

(صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب قبول التوبۃ من الذنوب۔۔۔۔، حدیث نمبر2758)

● حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی۔ جب آپؐ نے اللہ اکبر کہا تو فرمایا۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ ذُو الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔

اللہ سب سے بڑا ہے جبروت والا اور ملکوت والا اور کبریاء اور عظمت والا۔

اور آپؐ اپنے رکوع میں کہتے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ۔

پاک ہے میرا رب جو بہت عظمت والا ہے۔

اور جب رکوع سے آپؐ اپنا سر مبارک اٹھاتے تو کہتے۔

لِرَبِّيَ الْحَمْدُ، لِرَبِّيَ الْحَمْدُ۔

میرے رب کے لئے ہر قسم کی حمد ہے، میرے رب کے لئے ہر قسم کی حمد ہے۔

اور اپنے سجدہ میں کہتے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى۔

پاک ہے میرا رب جو بلند شان والا ہے۔

اور دونوں سجدوں کے درمیان کہتے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي۔

اے میرے رب! مجھے بخش دے۔ اے میرے رب! مجھے بخش دے۔

(سنن النسائی کتاب التطبیق باب قدر القیام بین الرفع من الرکوع والسجود، حدیث نمبر1069)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا تو میں نے گمان کیا کہ آپؐ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے پاس گئے ہیں۔میں آپؐ کی تلاش میں نکلی تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپؐ سجدہ میں ہیں اور کہہ رہے ہیں۔

● رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ۔

اے میرے رب! مجھے بخش دے جو میں نے پوشیدہ کیا اور جو میں نے اعلانیہ کیا۔

(سنن النسائی کتاب التطبیق باب نوع آخر، حدیث نمبر 1125)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام ضامن ہے اور مؤذن قابل بھروسہ اور امانت دار ہے۔

● اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ۔

اے اللہ! ائمہ کو عقل و رُشد دے اور مؤذنوں کو بخش دے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب مایجب علی المؤذن من تعاھد الوقت، حدیث نمبر 517)

حضرت ام سلمہؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھایا کہ میں مغرب کی اذان کے وقت یہ کہوں۔

● اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ، وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ، وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ، فَاغْفِرْ لِي۔

اے اللہ! یقیناً یہ تیری رات کی آمد کا وقت ہے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے۔اور تیری طرف بلانے والوں کاوقت ہے پس تُو مجھے بخش دے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب ما یقول عند اذان المغرب، حدیث نمبر 530)

بلال بن یسار بن زید اپنے دادا اور رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کہے۔

● أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ، وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔

میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔وہ زندہ ہے اور دوسروں کو زندگی عطا کرتاہے اور وہ قائم ہے اور دوسروں کو قائم رکھتاہے اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔

اسے بخش دیا جائے گا اگرچہ وہ جنگ سے بھا گا ہو۔

(سنن ابی داؤد باب تفریع ابواب الوتر باب فی الاستغفار ، حدیث نمبر 1517)

حضرت ابو امیہؓ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور لایا گیا۔اس نے اعتراف کر لیا لیکن اس کے پاس سامان نہ ملا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نہیں خیال کرتا کہ تم نے چوری کی ہے۔اس نے کہا کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے تم نے چوری نہیں کی ۔ اس نے کہا کیوں نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے بارہ میں ارشاد فرمایا اور (اس کے ہاتھ) کاٹ دیئے گئے ۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ

● أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔

میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں ۔

اس نے کہا: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔

میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کے حضور توبہ کرتا ہوں ۔

آپ ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا : اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ۔

اے اللہ ! اس کی توبہ قبول فرما ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الحدود باب تلقین السارق حدیث نمبر 2597)

ابو ازہر انماریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اپنے بستر پر لیٹتے تو کہتے

● بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَأَخْسِئْ شَيْطَانِي، وَفُكَّ رِهَانِي، وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْأَعْلٰى۔

اللہ کے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا ۔اے اللہ ! میرے گناہ بخش دے۔اور میرا شیطان رسوا کردے اور اسے مجھ سے دور کردے۔اور میرے رہن کو آزاد کردے اور مجھے اعلیٰ ہم جلیسوں میں شامل فرما ۔

(سنن ابی داؤد ابواب النوم باب ما یقال عند النوم، حدیث نمبر 5054)

● حضرت فاطمہؓ نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو آپؐ محمد ﷺ پر درود بھیجتے اور کہتے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

اے میرے رب! مجھے میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے ۔

اور جب آپؐ باہر تشریف لے جاتے تو محمد ﷺ پر درود بھیجتے اور کہتے رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

اے میرے رب میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھو ل دے ۔

(سنن الترمذی ابواب الصلاۃ باب مایقول عند دخولہ المسجد کتاب، حدیث نمبر 314)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں نے آج رات آپؐ کی دعا سنی اس میں سے جو مجھ تک پہنچا ، آپؐ کہہ رہے تھے۔

● اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي، وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي۔

اے اللہ! مجھے میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے میرا گھر وسیع کر دے اور میرے لئے اس میں برکت رکھ دے جو تو نے مجھے بطور رزق عطا فرمایا ہے ۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔کیا تم دیکھتے ہو کہ ان کلمات نے کوئی چیز چھوڑی ہے ۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات باب ، حدیث نمبر 3500)

حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو کہتے

● اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔

اے اللہ ! ہمارے زندہ اور وفات یافتہ کو اور ہمارے حا ضر کو اور غیر حاضر کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے مرد اور عورت کو بخش دے ۔اے اللہ ! ہم میں سے جس کو بھی تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں سے جس کو بھی تو وفات دے اسے ایمان پر وفات دینا ۔اے اللہ ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی الدعاء فی الصلاۃ علی الجنازۃ حدیث نمبر 1498)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان دعاؤں کا مسلسل ورد کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے جس کے نتیجہ میں ہمارا پیارا خدا ہماری لغزشیں، ہماری کوتاہیاں، ہماری کمزوریاں، ہماری خطائیں اور ہمارے گناہ اور ہمیں بخش دے اور ہمیں اس طرح پاک صاف کر دے جیسے بچہ پاک صاف پیدا ہوتا ہے ۔

اطلاعات اعلانات

درخواست دعا

مکرم افتخار احمد قمر لکھتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی مکرم ناصراحمد آجکل شوگر اور گردوں کی تکلیف سے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں قارئین روزنامہ الفضل لندن آن لائن سے کامل شفا یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مرا یہ پیار سچا ہے

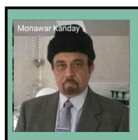

یہی سیکھا فقط ہم نے ترا دربار سچا ہے
ترا ہر لفظ پاکیزہ مری سرکار (ﷺ) سچا ہے
عدو بھی ہے کرے تیری ہی جے جے کار سچا ہے
قسم لے لو محبت کی مرا یہ پیار سچا ہے

چمن میں دل کی الفت کی ہوا مہکی چلی آئے
مرادِ وصل سے بھرپور شب روحوں کو تڑپائے
یقیں مجھ کو جو دیکھا خواب میں دیدار سچا ہے
قسم لے لو محبت کی مرا یہ پیار سچا ہے

جہاں والے تری شفقت کے ہی ہر آن طالب ہیں
سُخن پر اہلِ عالم کے ترے الفاظ غالب ہیں
یہی تعلیم مہدیؑ کی تُو ہی اِک یار سچا ہے
قسم لے لو محبت کی مرا یہ پیار سچا ہے

سبھی کو تم سے امیدیں قیامت میں شفاعت کی
تری الفت میں جو ڈوبے وہی راہ میں ہیں راحت کی
تُو ہی محبوب اللہ کا تُو ہی دلدارؐ سچا ہے
قسم لے لو محبت کی مرا یہ پیار سچا ہے

ترے ہی حکم سے ہم ہیں خلافت پر ہوئے واری
دلوں پہ مومنین کے ہے فقط تیری ہی سرداری
جہاں گُل تیری عظمت کے وہی گلزار سچا ہے
قسم لے لو محبت کی مرا یہ پیار سچا ہے

مسیحاؑ نے فقط پائی ترے در سے مسیحائی
اندھیروں میں منورؐ مل گئی انساں کو بینائی
مسیحا تم مسیحا کے ترا بیمار سچا ہے
قسم لے لو محبت کی مرا یہ پیار سچا ہے

منور احمد کنڈے۔یوکے

منور علی شاہد۔ جرمنی

محترم ملک منور احمد جاوید بحثیت قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

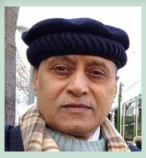

جماعت احمدیہ لاہور کے انتہائی مخلص، فدائی اور ایک لمبا عرصہ خدمات دینیہ کی توفیق پانے والے مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب سابق قائد خدام الاحمدیہ ضلع و علاقہ لاہور مورخہ22فروری2020 کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں وفات پا گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 28فروری2020میں آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر خیر کیا اور نماز غائب پڑھائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں محترم ملک منور جاوید کی وقف سے پہلے اور بعد کی زندگی اور خدمت دینیہ کا بہت تفصیل سے ذکر خیر فرمایا اور اپنے ساتھ ذاتی تعلق کا بھی ذکر کیا۔ (روزنامہ الفضل لندن آن لائن،24مارچ 2020)

ملک صاحب جماعت احمدیہ میں نائب ناظر ضیافت کے حوالے سے اپنی خدمات اور انتظامی صلاحیتوں سے جانے اور پہچانے جاتے تھے لیکن وقف سے پہلے لاہور میں آپ کو بحثیت نائب قائد اور قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور لمبا عرصہ خدمت دین کی توفیق ملی تھی۔ اس مضمون میں آپ کی انہی چیدہ چیدہ خدمات دینیہ کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ اس مضمون میں بیان کردہ متعدد باتیں محترم ملک منور احمد جاوید صاحب نے خاکسار کو بھی مختلف ملاقاتوں میں بیان کی تھیں لیکن مضمون ہذا میں بیان کردہ زیادہ باتیں ضلع کے پرانے ریکارڈ اور رسائل سے نوٹ شدہ ہیں، ان کے دور کی ماہانہ رپورٹس اور ماہنامہ خالد میں شائع شدہ رپورٹس سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ ملک صاحب نے خدام الاحمدیہ میں قیادت کی ذمہ داریاں واقف زندگی کی طرح ادا کرنے کی کوشش کی تھی اور عملی رنگ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھا تھا۔لاہور میں ملک منور جاوید صاحب کی رہائش مغلپورہ میں ہوا کرتی تھی،مغلپورہ کی جماعت لاہور کی پرانی اور فعال جماعتوں میں شامل رہی ہے،آپ 1960ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ کے قائد رہے ہیں، محترم شیخ ریاض محمود صاحب سابق قائد مجلس شہر و ضلع لاہور حال مقیم کینیڈا نے خاکسار سے ٹیلیفون پر باتیں کرتے ہوئے اپنے اور مکرم ملک منور جاوید کا ضلع کی عاملہ میں جانے کا واقعہ بیان کیا، ملک صاحب کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ ان دنوں ملک منور جاوید صاحب لاہور میں سیکرٹریٹ میں کام کرتے تھے اور حضرت اللہ پاشا صاحب گورنمنٹ پنجاب کے چیف اکانومسٹ Chief Economist تھے اور ان کا دفتر بھی ملک صاحب کے دفتر کے قریب کہیں تھا، اس طرح قائد صاحب سے ملک منور جاوید کا رابطہ ہوا جو بعد میں جماعتی پروگراموں میں مزید بڑھا تو پھر حضرت اللہ پاشا صاحب نے ان کو لاہور کی دیہی مجالس کے لئے نائب قائد ضلع نامزد کردیا۔ حضرت اللہ پاشا صاحب کا دور قیادت 63-1961کا تھا۔ خاکسار کو 1980 کے آخری سالوں میں ملک منور جاوید صاحب کے دور کی پرانی ماہانہ رپورٹس کی کاربن کاپیاں جو ہاتھ سے لکھی ہوتی تھیں بغور پڑھنے کو ملیں ان سے کچھ باتیں بالکل واضح تھیں، اول یہ کہا آپ کے دور میں مجالس کے دورے اس کثرت سے ہوئے کہ کبھی کبھی یہی گمان ہونے لگتا تھا کہ شاید آپ کا کوئی گھر ہی نہیں ہے، کئی کئی راتیں اور دن گھر سے دور بسر کیں، ایک بار تو عید بھی انہی دوروں میں گھر سے دور منائی، دوسری بات یہ کہ آپ کے دور میں شہر اور دیہی مجالس میں تربیتی کلاس کا انعقاد وسیع پیمانے پر ہوا کرتا تھا جس میں اس وقت کے لاہور اور مرکز کے جید علمائے سلسلہ نہ صرف شرکت کیا کرتے تھے بلکہ بصیرت افروز اور ایمان افروز واقعات بھی سنایا کرتے تھے، خصوصاً وہ دورے جو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی رفاقت میں ہوئے تھے ان کی روئیداد انتہائی ایمان افروز ہے۔اس دور میں ضلع لاہور کی چار تحصیلیں ہوا کرتی تھیں جن کے نام یہ ہیں۔1-تحصیل لاہور،2-تحصیل قصور3-تحصیل چونیاں 4-تحصیل شرق پور، اس کے علاوہ بھی کچھ ارد گرد کی دیہی مجالس شامل تھیں۔ ملک منور جاوید صاحب نے اپنے کام کی ابتداء انہی چار تحصیلوں پر مشتمل مجالس کی نگرانی سے کی تھی۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی ماہانہ رپورٹس اور ضلعی ریکارڈ کے مطابق 31جولائی سے 2اگست 1964ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے لاہور کی 10دیہی مجالس کا تین روزہ دورہ کیا، یہ مجالس محترم ملک منور جاوید کی نگرانی میں تھیں،اس دورے میں ملک منور احمد جاوید صاحب نائب قائد ضلع لاہور تین دن تک ساتھ رہے تھے اور مکمل انتظامات کی نگرانی بھی کرتے رہے، ریکارڈ کے مطابق یہ اپنی نوعیت کا منفرد روحانی و دینی دورہ تھا جس میں ایمان افروز واقعات بھی ہوئے اور مجالس کے اندر بیداری کی لہر دوڑ گئی تھی۔ریکارڈ کے مطابق اس دورہ میں تعمیر دفتر وقف جدید کے لئے ہزار سے زائد نقد وصولی ہوئی تھی،350میل کا سفر طے کیا گیا، مسجد سوئٹزرلینڈ کی تعمیر کے فنڈ میں بھی 300روپے جمع ہوئے، اور خدام کے اندر بیداری کی ایک نئی لہر دوڑ گئی۔تین دنوں میں جن دس مجالس کے دورے کئے گئے تھے ان کے نام درج ذیل ہیں مجلس قصور، کھرپڑ، للیانی، شاہدرہ، باٹا پور، بانڈوگجر، پتوکی، دھوپ سڑی اور مجلس ہڈیارہ۔ 20اگست1964ء قیادت ڈویژن کی ہدایت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی صحت کاملہ کے لئے ایک یوم دعا منایا گیا تھا جس میں آٹھ دیہی مجالس میں خدام اطفال نے نفلی روزہ رکھا، نماز تہجد ادا کی اور دعائیں مانگیں،یوم دعا منانے والی مجالس میں شاہدرہ، دھوپ سڑی، قصور، کھرپڑ، بانڈوگجر، شمس آباد، پتوکی اور چونیاں شامل تھیں (ماہانہ رپورٹ ملک منور جاوید نائب قائد ضلع لاہور)

1968ء میں قائد ضلع بننے کے بعد سے آخری دن تک کے عرصہ میں آپ نے مسلسل اور لگاتار دن رات واقفین کی طرح کام کیا، آپ کے دور کے چیدہ چیدہ کاموں میں مجالس کی تنظیمی طور پر مضبوطی،، نئی مجالس کا قیام، طول و عرض میں تربیتی، تعلیمی کلاسز کا انعقاد، وقف جدید دفتر اطفال میں بہت کام کیا،رسالہ خالد اور تشحیذالاذہان کی معاونت کی تھی۔ ملک منور جاوید صاحب کے دور قیادت میں ضلع بھر میں تربیتی کلاسز جس وسیع پیمانے پر منعقد ہوئیں اس پر تفصیلی مضمون لکھا جا سکتا ہے، اسی طرح مرکزی سالانہ تربیتی کلاسز میں بھی لاہور کی بھرپور نمائندگی کرائی جاتی رہی، مرکزی اجتماعات اورجلسہ سالانہ کے مواقع پر بھی لاہور کے خدام نے مثالی ڈیوٹیاں دیں اور آپ نے ہر مرکزی حکم پر لبیک کہتے ہوئے تعمیل کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کی،حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی سائیکل سفر کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے شہر و ضلع سے خدام کو سائیکلوں پر سالانہ اجتماع میں بھجوایا،آپ کے دور میں علم و عرفان کی مجالس میں سلسلہ کے جید علمائے کرام، مرکزی مہتممین صاحبان کے علاوہ دو مرتبہ حضرت چوہدری ظفراللہ خان نے بھی لاہور کے خدام و اطفال سے خطاب کیا اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا اور اس کی خبریں پاکستان روزنامہ پاکستان ٹائمز، مشرق میں بھی شائع ہوئیں تھیں، اسی طرح چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی لاہور کے کثرت سے دورے کئے، ضلعی پروگراموں کے علاوہ مجالس کے اجتماعات میں بھی شرکت کی جس کی وجہ سے ضلع و مجالس میں بہت بیداری ہوئی۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور شہر کی پہلی تقسیم بھی آپ ہی کے دور میں ہوئی جس کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے سالانہ مرکزی اجتماع نومبر 1971ء میں عطافرمائی تھی جس کے نتیجہ میں لاہور شہر کو پانچ نئی مجالس خدام الاحمدیہ میں تقسیم کیا گیا تھا، نئی بننے والی مجالس میں مجلس دارالذکر، مجلس ماڈل ٹاؤن، مجلس وحدت کالونی، مجلس دہلی گیٹ، مجلس اسلامیہ پارک اور مجلس مغلپورہ شامل تھیں،(مجلس ماڈل ٹاؤن پہلے سے موجود تھی تاہم اس میں نئے حلقوں کا اضافہ کیا گیا تھا) تقسیم سے پہلے مجلس شہر لاہور ہوا کرتی تھی جو چوبیں حلقوں پر مشتمل تھی۔ مجلس کی تقسیم کے بعد نئی مجالس میں مجلس ماڈل ٹاؤن بہترین مجلس کے طور پر سامنے آئی،اس کے قائد مکرم مبشر دہلوی صاحب تھے، مجلس ماڈل ٹاؤن کا پہلا سالانہ اجتماع جو 23جنوری1972ء کو منعقد ہوا تھاجس میں مکرم چوہدری حمید اللہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شرکت کی اور اپنے خطاب میں فرمایا تھا کہ ’’حضور اقدس نے لاہور کو پانچ قیادتوں میں تقسیم کرنے کا جو فیصلہ فرمایا تھا، بفضلہ تعالیٰ اس کے اچھے نتائج نکل رہے ہیں‘‘۔صدر مجلس نے ماڈل ٹاؤن کے ایک ریفریشر کورس میں بھی شرکت کی اور بعد ازاں مجلس ماڈل ٹاؤن اپنی حسن کارکردگی کے باعث 1971-72ء کے لئے خلافت جوبلی علم انعامی کی حقدار قرار پائی تھی اور ضلع لاہور بھی مقابلہ بین الاضلاع میں اول قرار پایا تھا، یہ سب انعامات ملک منور جاوید صاحب کی شب و روز کی محنت کا ہی نتیجہ تھے۔

پرانے ریکارڈ اور ماہنامہ خالد ربوہ کے مطابق محترم ملک منور جاوید کو اپنے خدام اور ممبران عاملہ کے ساتھ خلیفہ وقت کے ساتھ ملاقاتوں کا شرف بھی حاصل رہا جس میں براہ راست قیمتی نصائح ملیں۔ایک اجتماعی ملاقات 16۔اگست 1964ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ ہوئی جس میں سولہ مجالس کے 87 خدام اطفال شامل تھے، ملاقات سے پہلے مورخ احمدیت مولانا دوست محمد شاہد نے احباب کو اپنے خیالات سے مستفید کیا، اس کے بعد قصر خلافت اور مسجد مبارک کی درمیانی جگہ پر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور انور کی صحت کاملہ کے لئے ایک بکرا صدقہ دیا، اور سب نے وہیں کھڑے دعا مانگی اور اس کے بعد حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، مارچ 1973ء میں مجلس عاملہ ضلع لاہور کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کا ذکر ماہنامہ خالد مئی 1973ء میں ملتا ہے، اس ملاقات کی خاص بات حضور کی تحریک سائیکل سفر تھی، جس کی حضور نے ہدایت فرمائی کہ شوریٰ پر خدام سائیکلوں پر ربوہ آئیں،اس ارشاد کی تعمیل میں شہر و ضلع سے 28 خدام سائیکل سفر کے ذریعے ربوہ پہنچے تھے۔

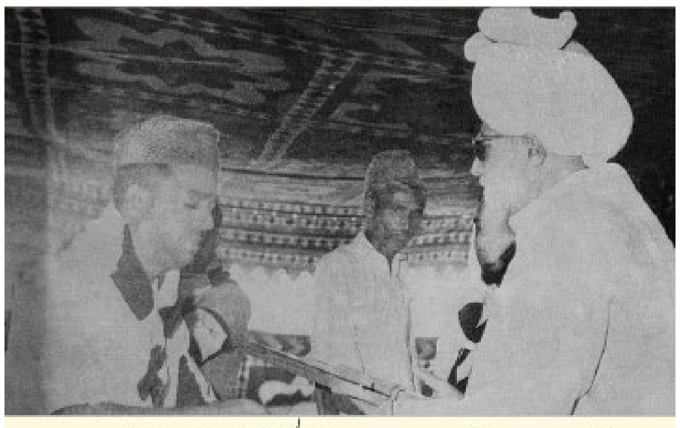
ملک منور جاوید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے انعامی شیلڈ وصول کر رہے ہیں

محترم ملک منور جاوید کے دور میں مالی قربانیوں میں بھی ضلع لاہور کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں خدمت کی توفیق ملتی رہی ہے، تحریک جدید میں ضلع کی مجالس کی کارکردگی بارے محترم وکیل المال تحریک جدید کے اظہار خوشنودی کا ذکر روزنامہ الفضل جنوری، فروری 1973ء کی اشاعت میں ملتا ہے جب صد فیصد مجالس نے بروقت وعدے مرکز ارسال کئے تھے، تاریخی اہمیت کے پیش نظر اس وقت کی ان مجالس کے نام لکھ دیئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔باٹا پور، بانڈوگجر، اڈہ چھیبل، شاہدرہ ٹاؤن، فیکٹری ایریا، ہڈیارہ،اصل گروکے،جاہمن،للیانی، لدھیکے، نیوین، کماس،رکھ شیخ کوٹ،رائیونڈ،کھڑیپڑ، جوڑا،سانگرہ، کھڈیاں خاص، قصور، پتوکی، چونیاں، شمس آباد، دھوپ سڑی، بھلیر، کوٹ امیر محمد اور علی پور۔

ملک منور جاوید صاحب نے بحیثیت قائد ڈویژن(علاقہ) کے قائدین اضلاع کے ساتھ رابطے رکھے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ میٹنگ کبھی کبھار اپنے گھر واقع مغلپورہ میں بھی کیا کرتے تھے جس کا ذکر آپ ہی کی ماہانہ رپورٹس میں ملتا ہے۔فروری 1970ء میں ایک اجلاس آپ کے گھر منعقد ہوا جس میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم چوہدری حمیداللہ، قائدین اضلاع اور مجلس عاملہ ضلع نے شرکت کی تھی، اسی طرح مجلس دہلی گیٹ میں بھی ضلعی عاملہ کے اجلاسات منعقد ہوتے رہے۔ آپ کے دور قیادت کے دیگر یادگاری کاموں میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے مستقل دفتر کا قیام ہے، جو دارالذکر میں آپ ہی کے دور میں قائم ہوا اور آج بھی موجود ہے اب اس کی شکل بالکل تبدیل ہو چکی ہے اور اس میں توسیع ہو چکی ہے،(اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1979ء سے 2004ء تک کا عرصہ خاکسار کا اسی دفتر میں بسر ہوا)، ان دنوں دفتر اسی پرانی حالت ہی میں موجود تھا۔آپ کے دور میں ضلع لاہور کو دو مرتبہ مقابلہ بین الاضلاع میں اول آنے اور شیلڈ لینے کا اعزاز بھی ملا، اگست 1973ء میں لاہور میں شدید بارشوں کے بعد بدترین سیلاب آ گیا،مرکز سے ہدایت ملی کہ ”خدام الاحمدیہ لاہور اس مصیبت کے وقت میں اپنی امدادی سرگرمیاں فوراً شروع کرے“،اس پیغام کے بعد قائد صاحب ضلع نے امیر صاحب لاہور مکرم چوہدری اسداللہ خان سے رابطہ کیا تو پھر مجلس عاملہ کی مشاورت سے ایک سیلاب کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں قائد خدام الاحمدیہ ضلع بھی شامل تھے،لاہور کی تمام پانچوں مجالس کے خدام ایک شیڈیول کے ساتھ ضلعی انتظامیہ کے ساتھ ڈیوٹی دیتے رہے جس کی نگرانی خود ملک منور جاوید صاحب کرتے رہے کہ جماعت کے نام پر کوئی حرف نہ آئے اور چوہدری اسداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کو رپورٹ کرتے رہے، صوبائی وزیر حنیف رامے نے کیمپ کا دورہ کیا اور کارکردگی پر اظہار خوشنودی کیا،بعدازاں بہترین کام کے کرنے کے نتیجہ میں مرکز نے بھی خوشنودی کا اظہار کیا تھا۔

واقفین زندگی کی طرح کی خدمت دین بجانے کے بعد ملک منور جاوید صاحب یکم جنوری 1976ء کو مجلس انصاراللہ میں شامل ہوگئے۔

لاہور سے قصور کو روانگی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مکرم ملک منور احمد جاوید نائب قائد ضلع لاہور اور نگران قصور کی معیت میں 31 جولائی بروز جمعہ کو قافلہ لاہور سے بذریعہ کار روانہ ہوا اور گیارہ بجے قصور پہنچا، وہاں کے ایک مقامی احمدی دوست ٹھیکیدار عبد الحمید صاحب کے گھر میں صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں چائے کا انتظام تھا، انہوں نے اپنی دل کی بیماری کی وجہ سے دعا کی درخواست کے ساتھ مبلغ تین صد روپے سوئٹزرلینڈ مسجد کی تعمیر کے فنڈ میں دیئے، بعد ازاں آپ نے مقامی خدام اور احباب سے خطاب فرمایا اور خدام کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ ”قصور کی جماعت میں قابل ذکر حد تک اضافہ کیوں نہیں ہوا؟ لہٰذا آپ سوچیں اور غور کریں کہ کن وجوہ کی بناء پر جماعت کی ترقی رک گئی ہے۔“ مکرم عبد العزیز مقامی صدر جماعت قصور کے ہاں کھانے کے موقع پر مقامی مہمانوں نے بھی شرکت کی، تعمیر دفتر وقف جدید اطفال کے لئے 183 روپے اکٹھے ہوئے۔

مجلس کھڑیپڑ۔ قصور سے روانہ ہو کر صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کھڑیپڑ تشریف لے گئے یہاں تک پہنچنے کے لئے آپ کو اپنے رفقاء کے ساتھ ڈھائی میل پیدل سفر کرنا پڑاتھا، مقامی مجلس کے خدام،اطفال نے گاؤں سے باہر آ کر اپنے نائب صدر کا بڑی محبت اور خلوص سے استقبال کیا، گاؤں کی احمدی مستورات نے ایک مکان کے صحن میں اکٹھے ہوکر حضور اقدس کی صحت کاملہ کے لئے دعائیہ نظم پنجابی زبان میں پڑھی۔

مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد نے یہاں خطبہ جمعہ دیا اور فرمایا ”آپ احمدی ہیں، لہذا اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں“مقامی مہمانوں نے بھی کثیر تعداد میں نماز جمعہ میں شرکت کی۔ نیز پتوکی، قصور سے بھی خدام و احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔کھڑیپڑ سے روانہ ہو کر قافلہ للیانی پہنچا، خدام و احباب نے سڑک پر کھڑے ہوکر مہمانوں کا استقبال کیا اور اہلا و سہلا و مرحبا کہا۔الغرض مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی تاریخ ملک منور احمد جاوید کی خدمت دین کے کارناموں سے بھری ہوئی ہے۔ ہر خدمت کا ذکر الگ مضمون کا متقاضی ہے، اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے اور اپنے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے، آمین

روحانی غذاؤں کا مہینہ

بہت پیارا یہ روحانی غذاؤں کا مہینہ ہے
خدا کی رحمتِ باراں دُعاؤں کا مہینہ ہے

یہ جسمانی اندھیروں کو مٹانے کے لئے آیا
عبادت اور تلاوت کی فضاؤں کا مہینہ ہے

گناہوں سے کریں توبہ کہ نور اللہ بھرے دل میں
خدا سے مانگ لیں بخشش دعاؤں کا مہینہ ہے

ہمیں دوزخ کی آگوں سے یہ آزادی دِلاتا ہے
بہت روحانی جنّت کی ہواؤں کا مہینہ ہے

چلیں تقویٰ کی راہوں پر یہی روزوں کا مقصد ہے
حُصولِ تقویٰ کی خاطِر دعاؤں کا مہینہ ہے

راجہ سکندر جلال۔بیلن

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
0044 74 9378 5065
0044 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ایں سعادت بزور بازو نیست

انجینئر محمود مجیب اصغر

ہم احمدی مسلمان 23 مارچ یوم مسیح موعودؑ کے طور پر مناتے ہیں۔ اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مارچ 2020ء اس کا بہترین ترجمان تھا۔ 23 مارچ کو ہر ایک احمدی نے اسے اپنے ذوق کے مطابق منایا ہو گا آپ کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں ظل کامل، امام مہدی اور مسیح ابن مریم کا مثیل بنا کر امام الزمان کے طور پر آخرین میں مبعوث کیا۔ موجودہ بد امنی اور کرونا وائرس کی وبا کے دوران میرا ذہن آپ کی اس تحریر کی طرف منتقل ہوا جس میں آپ فرماتے ہیں...... ’’خدا تعالیٰ کا پاک قانون قدرت یہی ہے کہ یہ تمام امور مقبولوں کے ہی اثر وجود سے ہوتے ہیں اور ان کے انفاس پاک سے اور ان کی برکات سے یہ جہان آباد ہو رہا ہے انہیں کی برکت سے بارشیں ہوتی ہیں اور انہیں کی برکت سے دنیا میں امن رہتا ہے اور وبائیں دور ہوتی ہیں اورفساد مٹائے جاتے ہیں۔‘‘

(آسمانی فیصلہ ،روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 328)

آپؑ کے کارہائے نمایاں کا ایک اجمالی خاکہ آپؑ کے وصال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک طویل مضمون ’’وفات مسیح موعود‘‘ میں بیان فرمایا تھا۔ جو ریویو آف ریلیجنز جون و جولائی 1908ء اور ’’خطابات نور‘‘ کے صفحہ 250 تا 271 پر چھپا ہوا ہے۔

آپؑ کے ساتھ مل کر اور خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپ کی محبت اور عشق میں سرشار ہوکر انہوں نے ایسے کام کیا جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔ فرمایا

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

ان کے ساتھ ہی آپ کے ایک اور عاشق صادق اور خادم دین کا نام اور خدمت اور جذبہ ذہن میں آجاتا ہے جن کی کم عمری کی وفات پر آپ نے اپنے منظوم کلام میں فرمایاکہ

تواں کردن شمار خوبی عبدالکریم
آنکہ جاں داد از شجاعت بر صراط مستقیم
حامی دیں آنکہ یزداں نام او لیڈر نھاد
عارف اسرار حق گنجینہ دین قویم

ترجمہ: عبدالکریم کی خوبیاں کیونکر گنی جاسکتی ہیں جس نے شجاعت کے ساتھ صراط مستقیم پر جان دی۔ وہ دین اسلام کا حامی تھا اس کا خدا نے نام ’’مسلمانوں کا لیڈر‘‘ رکھا تھا۔وہ خدائی اسرار کا عارف تھا اور دین متین کا خزانہ ان کی بیماری پر آپ نے ایک خط میں تحریر فرمایا تھاکہ

’’اصل بات یہ ہے کہ میری تمام جماعت میں آپ دو ہی آدمی ہیں جنہوں نے میرے لئے اپنی زندگی دین کی راہ میں وقف کردی ہے ایک آپ ہیں اور ایک مولوی حکیم نور الدین صاحب ابھی تیسرا آدمی پیدا نہیں ہوا۔‘‘ (24 اکتوبر 1899ء)

غالباً تیسرا وہ وجود تھا جو دور کابل کی سرزمین سے آیا اور واپسی پر بکریوں کی طرح ذبح کر دیا گیا۔ جن کے اعزاز میں آپ نے کتاب ’’تذکرۃ الشھادتین‘‘ تصنیف فرمائی اور اپنے منظوم کلام میں فرمایا

صد ہزاراں فرسخے تا کوئے یار
دشت پر خار و بلائش صد ہزار
بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم
ایں بیاباں کرد طے از یک قدم

ترجمہ: کوچہ محبوب تک لاکھوں کوس کا فاصلہ ہوتا ہے اور اس کے اندر کانٹے دار جنگل اور سو بلائیں ہوتی ہیں۔ لیکن اس شیخ عجم کی یہ شوخی دیکھ کہ اس نے اس بیاباں کو ایک ہی قدم میں طے کر لیا۔آپؑ نے فرمایا (صاحبزادہ سید عبد اللطیف) وہ ایک شخص تھا کہ ہم سب سے پیچھے آیا اور سب سے آگے نکل گیا۔

اس موقع پر میں حضرت مصلح موعودؓ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا جن کی پیدائش کے ساتھ ہی شرائط بیعت کی اشاعت ہوئی اور چند دن بعد بیعت کا آغاز ہوا۔ جن کی تربیت خود آپ علیہ السلام اور حضرت اماں جانؓ کے ہاتھوں ہوئی اور جنہیں تمام صحابہ کو دیکھنے کا موقع ملا اور وہ خدا کی درگہ سے موعود خلیفہ، مصلح موعود اور حسن واحسان میں آپ کا نظیر قرار پائےاور اپنے نصف صدی سے زائد دور خلافت میں آپ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا کر رہے۔

ہم آپ کے ادنیٰ غلام ابن غلام ابن غلام ابن غلام خلیفہ وقت کی وساطت سے آج کے دن آپ کو اور آپ کے سب صحابہ کی روحوں کو سلام پیش کرتے ہیں جن کی اولاد ہونا ہمارے لئے فخر کا باعث ہے۔اس دعا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نسلاً بعد نسل خلیفہ وقت کے قدموں میں رہ کر ان کے نمونہ کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماراانجام بخیر ہو۔آمین الحمد للہ وسلاما علی عبادہ الذی اصطفی

سحر وافطار

7 مئی 2020ء		وقت سحر	وقت افطار
مکہ مکرمہ		04:26	18:48
مدینہ منورہ		04:19	18:54
قادیان		04:06	19:13
ربوہ		03:47	18:55
اسلام آباد ٹلفورڈ		02:46	20:35

ایڈیٹر کی ڈاک

تاثرات۔آراء۔تجاویز

- **مکرم عبدالناصر منصور لکھتے ہیں۔**

ماشاء اللہ قرآن نمبر بہت جامع اور اچھے مضامین پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ ایڈیٹر صاحب اور دوسرے سب کارکنان کو اجر عظیم عطافرمائے۔ آمین

- **مکرمہ فہمیدہ طاہر جرمنی لکھتی ہیں۔**

اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ سب کی محنت اور خدمت سے الحمدللہ باقاعدگی سے روزنامہ الفضل آن لائن کا مطالعہ کرنے کی توفیق پارہی ہوں اس روحانی مائدہ کو اس خوبصورتی سے ہم تک پہنچانے کے لئے آپ سب مبارکباد قبول فرمائیں۔ خداتعالیٰ مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ آپ اور آپ کی ٹیم کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

- **مکرم محمد عمر تیاپوری انڈیا لکھتے ہیں۔**

روزنامہ الفضل لندن آن لائن میں ’’ قرآن کریم نمبر‘‘ عین موقع و محل کے مطابق ماہِ صیام کے بابرکت مہینہ کے پہلے عشرہ میں منظرِعام پر آیا ہے۔سونے پرسہاگہ والی بات ہے۔ماشاءاللہ قلم نگاروں نے بڑی محنت اور تحقیق کے بعد سماں باندھا ہے۔بہت خوب فجزاھم اللہ أحسن الجزاء

میں بہت کم لکھتا ہوں بلکہ لکھنا چھوڑ ہی دیا ہے۔ روزنامہ الفضل لندن آن لائن لکھنے کا متحرک بنا ہے۔آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے۔ضروری نہیں کہ آپ اس سے اتفاق کریں۔وقتاًفوقتاً خصوصی نمبروں میں ’’خانہ کعبہ نمبر‘‘ ’’بیت المقدس نمبر‘‘ ’’پیشوایانِ مذاہب نمبر‘‘ خلفاء راشدین میں ’’حضرت ابو بکر صدیقؓ نمبر‘‘ ’’حضرت عمر فاروقؓ نمبر‘‘ ’’حضرت عثمانؓ نمبر‘‘ ’’حضرت علیؓ نمبر‘‘ اور ’’حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نمبر‘‘وغیرہ کی اشاعت پر غور فرمائیں، ممنون ہوں گا۔

- **مکرمہ زاہدہ یاسمین واقفِ زندگی لکھتی ہیں۔**

خاکسار کی معمولی سی نگارش ماشاء اللہ قلم کے عظیم شہسواروں کی موجودگی میں پایۂ قبولیت تک پہنچ گئی ہے۔ فالحمدللہ علی ذلک۔ آج اس پیارے روزنامے میں اپنی تحریر دیکھ کر اپنی حالت اردو شاعری کے روایتی محبوب کی طرح معلوم ہورہی ہے جس کے لیے معشوق (الفضل) ایک مسکراہٹ کے ساتھ گھر اور دل کے دروازے یکساں وا کردے۔ یقین کیجیے کہ تمازت آفتاب کو الفضل کے پانی نے ماء بارد کی پھوار کی طرح کردیا ہے ۔انشاءاللہ جلد کسی اور موضوع پر قلم آزمائی کے ساتھ حاضر خدمت ہوں گی۔ آپ کی شفقت،رہنمائی کا بے حد شکریہ۔

- **مکرمہ درثمین احمد۔جرمنی لکھتی ہیں۔**

صبح صبح آپکا اداریہ پڑھ کے طبیعت ہشاش بشاش ہوجاتی ہے۔ نئے نئے معارف اور نکتے اور زاویۂ فکر پڑھنے کو ملتے ہیں جن سے میں کم از کم بہت سیکھتی ہوں خداتعالیٰ آپ کے علم میں مزید اضافہ کرے اور ہمیں روز ایسے ہی خوبصورت مضامین پڑھنے کو ملتے رہیں۔ جزاک اللہ احسن الجزاء